REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO.R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
REGD. NO. P/GDP-3.

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد ۳۵

شمارہ ۱۱

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائبین:- شکیل احمد طاہر
سید تنویر احمد، منیر احمد بشیر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

Ahmadiyya Library Qadian Acc No 143516

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۹ مارچ: سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں لندن سے بذریعہ ڈاک ملنے والی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ:-

"حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھی ہے اور یہ کہ حضور تمام احباب جماعت کو محبت بھرا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' کہتے ہیں"

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے ہمارے پیارے آقا کا ہر آن حامی و ناصر ہو اور مقاصدِ عالیہ میں حضور پُر نور کو ہمیشہ فائز المرامی عطا فرماتا رہے۔ آمین ۔

● ۔ ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران ربوہ سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ، محترمہ بیگم صاحبہ جناب مسعود احمد خان صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب خلف حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ، محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب اور محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ دختر حضرت مصلح موعودؓ ان دنوں شدید بیمار ہیں سب کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے قارئین سے دُعا کی درخواست ہے۔ ● ۔ مقامی طور پر جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں ۔ الحمد للہ ۔

یکم رجب ۱۴۰۶ ہجری | ۱۳ امان ۱۳۶۵ ہش | ۱۳ مارچ ۱۹۸۶ء

مجلس خدام الاحمدیہ سیرالیون کے دوسرے سالانہ اجتماع کا کامیاب انعقاد

حضور ایدہ اللہ کا خدام کے نام محبت و پیار سے لبریز "السلام علیکم" اور محترم صدر مجلس مرکزیہ کا بصیرت افروز پیغام

ہمہ اقسام دشواریوں کے باوجود ملک بھر سے ۱۸۰ خدام کی شمولیت اور مالی قربانی کا نیا ریکارڈ !!

رپورٹ مرتبہ مکرم حنیف احمد محمود صاحب مبلغ سلسلہ سیرالیون (مغربی افریقہ)

محترم مولانا خلیل احمد مبشر صاحب امیر و مبلغ انچارج اور نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ سیرالیون کی ہدایت کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ سیرالیون نے اپنا دوسرا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۱ اور ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۵ء کو بروز جمعہ و ہفتہ احمدیہ سیکنڈری سکول بو کے اسمبلی ہال میں منعقد کیا جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دُعاؤں کے طفیل ہر قسم کی مشکلات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک ۔

خدام نے یہ دو دن خدا تعالیٰ کے حضور جھکنے گریہ و زاری کرنے اور اپنے محبوب ترین آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں گزارے ۔ پروگرام کو اس طرح مرتب کیا گیا تھا کہ خدام کی TRAINING اسلامی ماحول میں ہو اور وہ دو دن کے قلیل عرصہ میں کماحقہٗ روحانی غذا سے مستفیض ہو سکیں ۔

الحمد للہ کہ اس اجتماع کے نتیجہ میں خدام کے اندر ایک نئی بیداری دیکھنے میں آئی ۔ اور وہ خدمت کے ایک نئے جذبہ اور نئی اُمنگ کے ساتھ واپس لوٹے ۔

اجتماع کی کامیابی کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ ۱۹۸۳ء میں منعقدہ پہلے سالانہ اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کی کُل تعداد ۶۲ تھی جبکہ اس مرتبہ پٹرول کی انتہائی قلت اور اخراجاتِ ٹرانسپورٹ میں غیر معمولی اضافہ کے باوجود خدام کی تعداد ۱۸۰ تھی ۔ فالحمد للہ ۔ حاضری بڑھانے میں بواجے بو زون انعام کا مستحق ٹھہرا ۔

حضور پُر نور کا السلام علیکم

اس اجتماع کی اہم ترین خصوصیت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا خدام کے نام محبت اور پیار سے لبریز "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'" کا تحفہ تھا ۔ جو حضور پُر نور نے خاص اس موقعہ کے لئے ارسال فرمایا تھا ۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا پیغام

اجتماع میں محترم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کا ایک پیغام بھی نیشنل جنرل سیکرٹری نے پڑھ کر سُنایا جس میں آپ نے خدام کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا :-

"آپ خدام الاحمدیہ تنظیم کو فعال اور مضبوط بنائیں ۔ پیار و محبت اور اطاعت کے جذبہ سے سرشار ہو کر کام کریں ۔ نماز باجماعت کی ادائیگی کا خصوصی اہتمام کریں اللہ کے حضور راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر گریہ و زاری کریں اور اپنی شبانہ روز دُعاؤں میں انتہا کر دیں ۔ قرآن کریم بار بار پڑھیں اور اس کے مطالب سیکھنے کی کوشش کریں ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کُتب کو زیرِ مطالعہ رکھیں ۔ اپنے محبوب ترین آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ساری دُنیا تک پہنچانے کے لئے کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں نیز سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰؐ کے اُسوۂ حسنہ کے حسین سانچے میں اپنی زندگیوں کو ڈھالیں ۔"

علمِ انعامی کا اجراء

اس اجتماع کی ایک اہم بات خدام کی طرف سے مالی قربانی تھی ۔ محترم نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ سیرالیون نے ایک سرکلر کے ذریعہ پہلے سے ہی تمام مبلغینِ کرام کو مالی قربانی کے مقابلہ سے آگاہ کرتے ہوئے اعلان فرمایا تھا کہ جو ریجن اس موقعہ پر خدا کی راہ میں سب سے زیادہ مالی قربانی پیش کرے گا وہ علمِ انعامی کا مستحق ٹھہرے گا ۔ سو امسال فری ٹاؤن زون نے علمِ انعامی جیتا ۔ جبکہ بو کا زون دوم ٹھہرا ۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش :- عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید سٹاری مارٹ، صالح پور، کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۳ امان ۱۳۶۵ ہش

بگڑی ہوئی ذہنیت کا مظاہرہ

دین سے کورے اور اقتدار کے کفش بردار مُلّاؤں کی اِس مجبوری سے کون واقف نہیں کہ دلائل و براہین کے میدان میں مار کھانے کے بعد اُنہیں ہمیشہ دھونس، بے جا تحکّم اور اشتعال انگیزی کا ہی سہارا لینا پڑا ہے۔ پاکستان میں جماعتِ احمدیہ کے خلاف اسی قبیل کے خود ساختہ علماء دین کی طرف سے ۱۹۵۳ء میں چلائی جانے والی پہلی اینٹی احمدیہ تحریک بھی اگرچہ تحفظِ ختمِ نبوت کے مقدس نام پر شروع کی گئی تھی تاہم جیسا کہ تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ سے واضح ہے کہ درپردہ اس تحریک کا مقصد عقیدۂ ختمِ نبوت کی حفاظت نہیں بلکہ برسرِ اقتدار طبقہ سے غلط طور پر اپنی بات منوانا تھا۔ یہ رُسوائے زمانہ تحریک اگرچہ اُس وقت کی حکومت کی دُور اندیشی اور بروقت و برمحل کارروائی کے نتیجہ میں بُری طرح ناکام ہُوئی۔ تاہم اس کے نتیجہ میں جاہ پرست مُلّاؤں کے ہاتھ میں مذہب کے نام پر حکومت کے سامنے بے سروپا مطالبات رکھنے کا ایک ایسا ہتھیار ضرور آگیا جو آج تک پاکستانی حکمرانوں کے سر پر دو دھاری تلوار کی صُورت میں مسلط ہے۔

قارئین کو یاد ہوگا ۱۹۵۳ء کی پہلی اینٹی احمدیہ تحریک اِن دو مطالبات کو لے کر اُٹھی تھی کہ احمدی چونکہ (نعوذ باللہ من ذٰلک) حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم نہیں کرتے اس لئے انہیں اسلام کے تمام بنیادی ارکان پر ایمان رکھنے کے باوجود غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اور بشمول (حضرت) چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیرِ خارجہ پاکستان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تمام احمدیوں کو سول اور فوج کے کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔

بعینہٖ یہی مطالبات ۱۹۷۴ء کی اینٹی احمدیہ شورش میں بھی دُہرائے گئے۔ البتہ ان کے ساتھ کچھ اس قسم کے لایعنی اور مضحکہ خیز مطالبات بھی شامل کر لئے گئے کہ (۱) بشمول امام جماعتِ احمدیہ قادیانیوں کے تمام بڑے بڑے مذہبی رہنماؤں اور مقتدر شخصیتوں کو گرفتار کیا جائے۔ (۲) پاکستان میں بسنے والے سب احمدیوں کا سوشل بائیکاٹ کرکے اُنہیں ملک بدر کیا جائے۔ (۳) ربوہ جو جماعتِ احمدیہ کی ذاتی ملکیت اور اس کا رُوحانی مرکز ہے اُسے دوسرے تمام مُسلمانوں کے لئے بھی کُھلا شہر قرار دیا جائے۔

اس وقت کی حکومت چونکہ اقتدار سے چمٹے رہنے کو ہی اپنا دین و مذہب سمجھتی تھی اِس لئے اس نے علماءِ سُوء کے اِن بے سروپا مطالبات کے سامنے گُھٹنے ٹیکنے میں ہی اپنی عافیت سمجھی۔ نتیجتاً پاکستان کا ہر مولوی بے سُر کی راگنی الاپنے لگا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے ضمیر فروش مُلّاؤں کے اُوٹ پٹانگ مطالبات کی فہرست شیطان کی آنت کی طرح ایسی طوالت اختیار کر گئی کہ آج جب ہم اس پر یکجائی نظر ڈالتے ہیں تو عقلِ سلیم ماتم کئے بغیر نہیں رہتی "مشتے نمونہ از خروارے" اُن اضافی مطالبات کے چند نمونے ملاحظہ ہوں:-

(۱)۔ احمدیوں کو مجبور کیا جائے کہ وہ قومی اسمبلی کی طرف سے اُنہیں غیر مُسلم اقلیت قرار دیئے جانے سے متعلق کی گئی ترمیم کے تقاضوں کا احترام کریں۔

(۲)۔ قادیانیوں کی عبادت گاہوں کے مینار، محراب اور ممبر منہدم کرکے نہ صرف اُن کی شکل بلکہ اُن کے رُخ بھی تبدیل کئے جائیں اور اُن کی دیواروں پر لکھے ہوئے کلمہ طیبہ اور دیگر آیاتِ قرآنی کو مٹایا جائے۔

(۳)۔ ربوہ کے گلی کوچوں، سڑکوں اور قبروں پر لگے ہوئے کتبوں پر سے اسلامی اصطلاحات اور شعائرِ اسلام کے الفاظ حذف کئے جائیں۔

(۴)۔ احمدیوں کے عقائد، اُن کی شکل و شباہت حتیٰ کہ اُن کے [illegible] مخصوص مومنانہ حیثیت کو بھی فی الفور تبدیل کیا جائے۔

(۵)۔ اندرونِ مُلک قادیانیوں کی طرف سے شائع ہونے والے تمام اخبارات و رسائل پر پابندی عائد کی جائے۔

(۶)۔ ربوہ میں قائم قادیانیوں کی نجی عدالتوں، تنظیموں اور ان کے پریس کو [illegible] قرار دیا جائے۔

(۷)۔ قادیانیوں کو سول اور فوج کے کلیدی عہدوں ہی سے نہیں بلکہ تمام سرکاری محکموں سے نکال دیا جائے۔

(۸)۔ احمدیوں کے شناختی کارڈ، پاسپورٹ اور دوسری دستاویزات پر "مرزائی قادیانی" کے الفاظ درج کئے جائیں۔ اور ان کے لئے اپنے نام کے ساتھ ان الفاظ کا لکھنا ضروری قرار دیا جائے تاکہ اُن کا تشخص معلوم ہو سکے۔

(۹)۔ شادی، بیاہ، طلاق اور اسی نوعیت کے دوسرے معاملات میں جاری شدہ جماعت احمدیہ کے سبھی صداقت نامے (سرٹیفیکیٹ) کو منسوخ اور ناجائز سمجھا جائے۔

(۱۰)۔ قادیانیوں کو مُسلم معاشرے میں خلط ملط نہ ہونے دیا جائے۔ حتیٰ کہ مرنے کے بعد اُن کو مُسلمانوں کے قبرستانوں میں بھی دفن نہ ہونے دیا جائے۔

(۱۱)۔ مختلف سرکاری اور نیم سرکاری اداروں میں کام کرنے والے قادیانیوں، اُن کی رہائش گاہوں، جائیدادوں اور ذرائع معاش کا سروے کرکے اُن کی تمام املاک کو بحقِ سرکار ضبط کیا جائے۔

(۱۲)۔ بیرونِ مُلک تبلیغی مقاصد کے لئے قادیانیوں کو سٹیٹ بنک کی طرف سے دیا جانے والا زرِمبادلہ بند کیا جائے۔

(۱۳)۔ قادیانیوں سمیت پاکستان کے تمام غیر مُسلموں سے جزیہ وصول کیا جائے۔ اور انہیں ذمّیوں کی حیثیت قبول کرنے پر مجبور کیا جائے۔

(۱۴)۔ اندرون و بیرونِ مُلک جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی، تعلیمی، تربیتی اور تنظیمی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھی جائے۔

(۱۵)۔ اسلم قریشی کی گمشدگی کے سلسلہ میں تفتیش کے لئے امام جماعتِ احمدیہ کو انٹرپول کے ذریعہ گرفتار کرکے پاکستان لایا جائے ـــــ وغیرہ ذٰلک۔

قطع نظر اِس سے کہ اِن تمام خرافات کے پسِ پُشت کون کون سی مذموم سیاسی اغراض کارفرما ہیں، ہم پاکستان کے خود ساختہ مولویوں سے فقط یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا انہوں نے قرآن حکیم میں بیان فرمودہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے اِس ازلی و ابدی قانون پر بھی نظر ڈالی ہے کہ:-

اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ ۝

کہ جو لوگ اللہ پر جھُوٹ باندھتے ہیں وہ اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔

پس اگر تو جماعتِ احمدیہ واقعی اِفترا علی اللہ سے بھرپور ہے تو وہ مندرجہ بالا خدائی قانون کے مطابق کبھی اور کسی صُورت میں بھی کامیابی کا مُنہ نہیں دیکھ سکتی۔ اندریں صُورت علماء کے لئے جماعتِ احمدیہ سے خوفزدہ ہونے کی کوئی وجہ دکھائی نہیں دیتی۔ لیکن اگر وہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ کے افراد عقائد و اعمال کے اعتبار سے صراطِ مُستقیم پر گامزن ہیں اور یہ کہ اُنہیں اپنے مقاصد میں نمایاں کامیابی حاصل ہو رہی ہے تو پھر خود علمائے کرام کو نیک نیتی سے اِس امر کی وجہ دریافت کرنی چاہیئے کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ اگر خدا تعالیٰ کا کلام برحق ہے اور یقیناً برحق ہے تو لامحالہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ علماء کی طرف سے اُٹھائی جانے والی یہ تمام شورش خود اُن کی اپنی ہی بگڑی ہُوئی ذہنیت کی پیداوار ہے جو ہزار کوشش کے باوجود الٰہی نوشتوں کے پُورا ہونے میں کبھی روک نہیں بن سکتی۔ وھُوالمراد ؛

خورشید احمد انور

"متاعِ یقیں"

یہ شب کہ جن پہ شبِ قدر بن کے آئے گی
طلوعِ یوم کی ساعت ضرور لائے گی

جنہیں ہو صبر کی دولت ترے کرم سے ملی
خدایا فکر اُنہیں کیا غموں کی کھائے گی

دُعائے نیم شبی تیری اَے دلِ مضطر
کہ عنقریب اُجالا سحر کا لائے گی

ہر اک ستم ہے گوارا پئے رسُولِ امینؐ!
ادائے عاشقاں اِک دن تو رنگ لائے گی

طِلسم ہے جو توڑنے ذرا تو بزمِ جہاں
یہ شب گزیدوں کو منصُوری تو پائے گی

امام وقت ہے حاضر! جو نیا ... فدا ... ہو
قبُولِ حق کی گھڑی پھر تو اُس پہ آئے گی

محبتوں کے سمندر ہیں جن کے سینوں میں
بھلا وہ قوم! کہ نفرت سے خوف کھائے گی

چلے بھی آؤ کہ محفل اُداس لگتی ہے
یہ بے قرار نظر کب سکون پائے گی

نوائے شاں سے یہ آگیا ہے بیانِ چمن
نسیمِ صُبح یہ مژدہ تو کب سُنائے گی

بہت ہے ملنے کی انور کو آرزو ان سے
مُراد اپنی بھی کب اَے ذرا بر آئے گی

○

نعمت انور یادگیری

لہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ۔

Ahmadiyya Markazi Library
Acc No ....

خُطبہ جمعہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۵ء بمقام مسجد فضل لندن

> سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ روح پرور اور بصیرت افروز خُطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لاکر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے
> (ایڈیٹر)

تشہد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے مندرجہ ذیل آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی:۔

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَؤُدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○

اور پھر فرمایا:۔

سُورۃ فاتحہ کو جو مقام سُورتوں میں حاصل ہے وہی مقام

آیتُ الکرسی

کو آیاتِ قرآنی میں حاصل ہے۔ ایک ایسی آیت ہے جو ایک غیر معمولی شان اور غیر معمولی امتیاز رکھتی ہے۔ اور اس شان کی آیت تمام دُنیا کی کتب بھی ڈھونڈیں یعنی سماوی کُتب کو ڈھونڈیں اور تلاش کریں، اس کی کہیں آپ نظیر نہیں ملے گی۔ ویسے تو قرآن کریم کی کسی آیت کی بھی نظیر بنانا ممکن نہیں مگر جب ہم یہ کہتے ہیں تو مراد ہے غیر اللہ کے لئے۔ لیکن جب میں یہ کہہ رہا ہوں کہ دوسری کُتب میں اس کی نظیر نہیں ملتی تو مراد یہ ہے کہ سماوی کُتب میں، دوسرے ادیان کی کُتب میں کوئی آیت بھی اس شان کی آیت آپکو نظر نہیں آئے گی جو آیت الکرسی ہے۔ لیکن اس کی تفسیر کی غرض سے میں یہاں اس وقت نہیں کھڑا ہوا۔ اس کا جو آخری حصّہ میں نے تلاوت کیا ہے وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَؤُدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ یہ اس لئے تلاوت کیا ہے کہ اس میں

دو صفاتِ باری تعالیٰ کا ذکر

ملتا ہے جن کا نماز سے بھی گہرا تعلق ہے۔ خُدا تعالیٰ کے عُلو اور اس کی عظمت کا ذکر ملتا ہے۔ اور رکوع میں ہم خُدا کی عظمت کے گیت گاتے ہیں اور سجدے میں اس کے عُلوِ مرتبت کے گیت گاتے ہیں اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ نماز کے ارکان میں جو امتیازی شان رکوع اور سجود کو حاصل ہے ویسی اور کسی رُکن کو حاصل نہیں۔ تو گویا رکوع اور سجدہ نماز کا معراج ہیں اور اُن کے لئے خدا تعالیٰ نے خصُوصیت کے ساتھ اپنی حمد میں سے یہ دو صفات چُنیں۔ عظیم اور اعلیٰ۔

مَیں غور کرتا رہا کہ کیا وجہ ہے کہ کیوں ہر حرکت سے پہلے اَللّٰهُ اَكْبَر کہنے کا حکم ہے لیکن رکوع سے بلند ہوتے وقت اللہ اکبر کی بجائے ہم سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے ہیں؟ تو اس کی

دو وجوہات

مجھے سمجھ آئیں۔

اوّل یہ کہ مَیں سمجھتا ہوں کہ جہاں تک ظاہری حرکات کی مناسبت کا تعلق ہے رکوع سے سجدہ اگلا قدم ہے لیکن رکوع سے سیدھا اگر سجدے میں چلے جائیں تو اس سے سجدے اور قیام کے درمیان جو نمایاں امتیاز پیدا ہوتا ہے وہ امتیاز پیدا نہیں ہو سکتا۔ سجدے میں جو عاجزی کی شان ہے ویسی شان نہیں بن سکتی جب تک کھڑی حالت میں انسان سجدے میں نہ گرے اِس لئے دراصل ایک اِنٹرلیوڈ (INTERLUDE) ہے یہ۔ جب ہم کھڑے ہوتے ہیں دوسری مرتبہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہہ کر تو رکوع اور سجدے کے درمیان ایک وقفے کی حالت ہے جس سے سجدے کی عظمت کو نمایاں کرنا مقصود ہے۔

دُوسری وجہ یہ سمجھ آئی کہ حمد کا معراج ہے عظیم اور اعلیٰ۔ اور ان دونوں کے مابین سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہہ کر یہ مطلع فرمایا گیا کہ وہ جو

خُدا کی عظمت اور اس کے عُلو کے گیت گانیوالے

ہیں اُنہیں خوشخبری ہو۔ مبارک ہو ان کو کہ ان کی دعائیں سُنی گئیں۔ اس پہلو سے جب خدا کے عظیم ہونے اور اس کے اعلیٰ ہونے پر غور کیا جائے تو سجدے میں بھی اور رکوع میں بھی بہت زیادہ گہرائی پیدا ہو جاتی ہے اور بہت زیادہ عظمت عطا ہوتی ہے۔ یہ ضروری نہیں ہوتا کہ ہر غور اُسی حالت میں کیا جائے بلکہ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ سے پتہ چلتا ہے کہ چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے مومن صفاتِ باری تعالیٰ پر غور کرتے رہتے ہیں۔ اور غور کے نتیجے میں خدا کی صفات اُن کے اندر نئی شان کے ساتھ جنم لینے لگتی ہیں گویا۔ ان کے وجود میں بھی اور ان کے تصوّرات میں بھی۔ اور پھر جب وہ ایک لفظ عظیم کہتے ہیں تو ان کا خدا کو عظیم کہنا دوسرے لوگوں کے عظیم کہنے کے برابر نہیں ہو سکتا۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ عام لوگوں کا خدا کو عظیم کہنا اُن لوگوں کے عظیم کہنے کے برابر نہیں ہو سکتا جنہوں نے خدا کی عظمتوں پر غور کیا ہو، اور اس کی عظمتوں کو پہچانا ہو، اور اس کی عظمتوں کو اپنے وجود پر وارد کیا ہو۔ اسی طرح عُلو کا مضمون ہے اس میں بہت ہی وسعتیں ہیں تو اُن پر جتنا آپ غور کریں گے اُتنا ہی زیادہ آپ کے رکوع اور آپ کے سجدے میں اللہ تعالیٰ برکتیں رکھ دے گا اور اتنا ہی زیادہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ آپ کے حق میں پُورا ہوگا۔

چنانچہ اِس حکمت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے مَیں آپ کے سامنے مثال کے طور پر

لفظِ عظیم

کو رکھتا ہُوں اور اس کی وضاحت کرتا ہُوں۔ ویسے تو بہت ہی لمبا اور بڑا مضمون ہے لیکن مختصراً سمجھانے کے لئے مَیں نے چند باتیں چُنی ہیں۔ سب سے پہلی بات عظیم کے متعلق یہ معلوم ہوتی ہے کہ یہ اپنی ذات میں نہ اچھائی کے معنی رکھتا ہے نہ بُرائی کے معنی رکھتا ہے۔ بلکہ نہایت بُری چیزوں کے لئے بھی بولا جاتا ہے اور نہایت اچھی چیزوں کے لئے بھی بولا جاتا ہے۔ مثلاً عَذَابٌ عَظِيْمٌ قرآن کریم میں آتا ہے اور اسی طرح اور بہت سی ایسی چیزیں جو مکروہات ہیں یا نہایت ہی خوفناک حیثیت رکھنے والی چیزیں ہیں ان کے متعلق بھی عظیم کا لفظ بولا گیا ہے۔ عذابِ عظیم کے مقابل پر مَغْفِرَةٌ وَّ

"نبی کریم صلعم کی فضیلت کُل انبیاء پر میرے ایمان کا جزوِ اعظم ہے"
(ارشاد سیدنا حضرت مسیح موعودؑ)
فون: 27-0441
گرام: "GLOBEXPORT"
پیشکش: گلوب ربر مینوفیکچرس ۲۲ بی رابندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

اَجْرٌ عَظِیْمٌ بھی بولا گیا ہے۔ اسی طرح اَلْخِزْيُ الْعَظِیْمُ قرآن کریم میں بہت ہی بڑی ذلت و رسوائی کے لئے اَلْخِزْيُ الْعَظِیْمُ کا لفظ آیا اور اس کے مقابل پر پھر اَلْفَوْزُ الْعَظِیْمُ بھی فرمایا گیا کہ بہت ہی بڑی کامیابی۔ پھر اَلْحِنْثُ الْعَظِیْمُ فرمایا یعنی ایسا گناہ جو بہت ہی بڑا ہو۔ اور اس کے مقابل پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق فرمایا اِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ تو بہت ہی بڑے خلق پر واقع ہوا ہے۔ تیرا خلق بہت بلند ہے۔ ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ کا محاورہ بعینہٖ ایک دوسرے سے بالکل مخالف معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ مُلْكِ عَظِیْمٍ بھی فرمایا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کو اَلْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ بھی فرمایا گیا۔

تو یہ لفظ اپنی ذات میں بہت ہی وسعت رکھتا ہے۔ جب ہم سُبحان رَبِّيَ الْعَظِیْمِ کہتے ہیں تو اس وقت یہ معنی تقسیم ہو جاتے ہیں وہ سارے معنی جو بُرے ہیں وہ کٹ کر الگ ہو جاتے ہیں۔ اور عظیم کے وہی معنی باقی رہ جاتے ہیں جو خدا تعالیٰ کے ساتھ نسبت رکھ کے اپنے اندر حُسن پیدا کر لیتے ہیں۔ تو واضح پیغام ہمیں یہ ملا کہ محض عظمتیں کوئی چیز نہیں ہیں۔ محض بڑی نظر آنے والی چیزیں رُعب دار چیزیں جن سے انسان مرعوب ہو جائے اور اپنے آپ کو چھوٹا محسوس کرے یہ اپنی ذات میں ان چیزوں کی کوئی حقیقت نہیں۔

عظمت وہی ہے جو ربّ کی طرف منسوب ہو

عظمتیں وہی ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نصیب ہوں۔

پس عظمت کا تصور فی ذاتہٖ انسان کو غلط رستوں کی طرف جو لے جا سکتا تھا رکوع نے وہ آدھے رستے جو غلط سمتوں میں جاتے تھے ان کے آگے روکیں کھڑی کر دیں، دیوار بنا دی اور صرف اچھی عظمتوں کی طرف جانے کی تمنا پیدا کر دی اور میرا رب کہہ کر سُبحان رَبِّيَ الْعَظِیْمِ ایک اُمید پیدا کر دی کہ ان عظمتوں کو تم حاصل بھی کر سکو گے۔ کیونکہ یہ ساری عظمتیں تمہارے رب کے پاس ہیں۔ جب کہتے ہو میرا رب تو مُراد ہے ہاں وہ رب جس سے میں یہ سب کچھ حاصل کر سکتا ہوں جو میرا مالک اور میرا خالق ہے اور جتنا میں اس سے تعلق بڑھاؤں گا اتنا ہی اچھی عظمتیں مجھے نصیب ہوں گی۔

دوسرے لفظ عظیم میں اپنی ذات میں ایک ایسی عظمت پائی جاتی ہے جو باقی صفاتِ باری تعالیٰ سے اس لفظ کو ممتاز کر رہی ہے۔

کوئی ایک بھی صفت ایسی نہیں

جس کو دوسری صفت پر چسپاں کیا جا سکے یعنی دوسری ہر صفت پر چسپاں کیا جا سکے۔ مثلاً آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ بڑا رحیم منتقم ہے۔ یا اگر یہ کہہ بھی سکیں ایک خاص عارفانہ معنوں میں تو یہ نہیں کہیں گے کہ اوّل منتقم ہے آخر منتقم ہے باطن منتقم ہے ظاہر منتقم ہے رحمان منتقم ہے غفور منتقم ہے۔ بعض صفات بعض صفات کے ساتھ جوڑ کھا جائیں گی۔ اور بعض صفات بعض صفات کے اوپر چسپاں نہیں ہو سکتیں مگر خدا تعالیٰ کی صفت عظیمیت ہر دوسری صفت کے ساتھ لگ کر اس میں عظمت کے معنی پیدا کر دیتی ہے۔ وہ عظیم رحمان ہے، وہ عظیم غفور ہے، وہ عظیم رحیم ہے، وہ عظیم منتقم ہے، وہ عظیم باطن ہے، وہ عظیم ظاہر ہے، وہ عظیم اوّل ہے، وہ عظیم آخر ہے۔ تو اس لفظ کے اندر جو عظمت پائی جاتی ہے وہ اس میں اتنی وسعت پیدا کر دیتی ہے کہ تمام صفاتِ باری تعالیٰ کے ساتھ چسپاں ہو کر ان کو ایک نئی شان کے ساتھ یہ لفظ نمایاں کر دیتا ہے۔ پس جب آپ عظیم کہتے ہیں تو اسی لفظ عظیم کے اندر

خدا کی ہر صفت کا تصوّر

باندھ سکتے ہیں۔ اور یہ سوچ سکتے ہیں کہ میرا وہ رب عظیم ہے جو یہ ہے، میرا وہ رب عظیم ہے جو یہ ہے۔ اور ہر قسم کی دُعا اسی حمد کے اندر داخل کر سکتے ہیں یعنی بظاہر خدا کی حمد کے گیت گا رہے ہیں، بباطن بھی حمد ہی کے گیت گا رہے ہیں لیکن ساتھ ہی دُعا کا مطلب بھی حاصل ہو جاتا ہے۔

کسی خاص حالت میں جب اپنے گناہوں کے تصور سے انسان کی جان ہلاک ہو رہی ہو اس وقت رَبِّيَ الْعَظِیْمِ جب کہے گا تو اس کی خدا کی مغفرت کی عظمت کا تصور نمایاں طور پر اس کے سامنے آئے گا اس کے عفو کا تصور نمایاں طور پر اس کے سامنے آئے گا۔ اور یہ سوچے گا کہ ہاں بہت گنہگار ہوں لیکن میرا رب بہت عظیم ہے، اپنی مغفرت میں بہت عظیم ہے، اپنے عفو میں بہت عظیم ہے۔ غرضیکہ اس لفظ کی عظمت میں تمام عظمتیں سما جاتی ہیں اور اس ایک صفت کے اندر خدا تعالیٰ کی تمام صفت کا بیان ہو سکتا ہے اور دُعا کے رنگ میں بیان ہو سکتا ہے۔

جہاں تک

لفظ اعلیٰ

کا تعلق ہے اگرچہ عظیم لفظ میں تدِ مقابل کا تصور ذہن میں نہیں اُبھرتا بلکہ اپنا عجز کسی عظیم کے مقابل پر سامنے آتا ہے۔ مگر عُلو لفظ میں ایک مدِ مقابل کا تصور بھی لازماً اُبھر آتا ہے۔ ایسی چیز جو کسی دوسرے پر غالب ہو کسی دوسرے سے بلند ہو اور یہ عُلو جو خدا تعالیٰ کی صفت کا حصّہ ہے یہ بھی خدا تعالیٰ کی ہر صفت کے ساتھ چسپاں ہو کر غیر اللہ کے مقابل پر یہ اطلاق پائے گا۔ جب آپ کہتے ہیں کہ خدا اعلیٰ ہے تو اپنی ہر صفت میں ہر غیر اللہ کے مقابل پر اعلیٰ ہے اور ان معنوں میں اس لفظ میں بھی ایک عُلوِ مرتبت پائی جاتی ہے جو ہر صفت کے ساتھ متعلق ہو جاتی ہے۔

لفظ عُلو پر جب ہم غور کرتے ہیں قرآن کریم کی مختلف آیات کی روشنی میں تو ایک خیال تو اس طرف جاتا ہے کہ لفظ عُلو میں ایک تنزیہی رنگ پایا جاتا ہے یعنی فی الحقیقت سوائے خدا کے کوئی اعلیٰ نہیں ہو سکتا۔ اور جس کسی نے بھی دعویٰ کیا اس نے جھوٹا دعویٰ کیا دوسرے اگر کوئی اعلیٰ بنا بھی ہے تو زمینی طور پر ادنیٰ جیسی اعلیٰ بنا ہے لیکن فی الحقیقت اسے کوئی بلندی نصیب نہیں ہوئی۔ تیسرے یہ کہ اگر کوئی اعلیٰ بننا چاہتا ہے تو خدا کے حضور جھکنے کے نتیجے میں وہ اعلیٰ بن سکتا ہے اور تب اعلیٰ ہو سکتا ہے اگر اس کی نسبت خدا کی طرف ہو جائے اس کے بغیر غیر اللہ کو کوئی عُلو نصیب نہیں ہو سکتا۔

جہاں تک خدا تعالیٰ کے انبیاء کے دشمنوں کا تعلق ہے سب سے زیادہ لفظِ عُلو ان معنوں میں کہ

غاصبانہ قبضہ کرنے کی کوشش

کی گئی اس لفظ پر فرعون کے لئے استعمال ہوا ہے۔ کسی نبی کے متعلق خدا تعالیٰ نے لفظِ عُلو کا اس طرح بار بار استعمال نہیں فرمایا لیکن فرعون کے متعلق فرمایا ہے:

اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا

کہ فرعون نے زمین میں عُلو اختیار کیا جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا اس کا عُلو زمین سے نسبت رکھنے والا عُلو ہے۔ پھر فرمایا:-

اِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْاَرْضِ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ

فرعون زمین میں عُلو کرنے والا ہے اور اس کے مقابل پر مومنوں کے متعلق یہ صفت بیان فرمائی کہ وہ زمین میں عُلو نہیں چاہتے۔

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ۔

کہ یہ دارِ آخرہ ہے۔ یہ آخرت کی کامیابی جس سے مراد دنیا میں بھی ہر مقابلے کے آخر پر ان کا کامیاب رہنا ہے اور یوم آخرت کی کامیابی بھی مراد ہے۔ تو فرمایا بالآخر فتح پانے والے یہ لوگ، یہ مؤمنین کی جماعت لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ۔ یہ زمین پر غلبے کی تمنا رکھ کر کوئی کام نہیں کرتے۔ یا زمینی غلبے کے تصور میں کوئی کام نہیں کرتے۔ رُوحانی غلبے کا تصور تو ان کے ذہن میں ہوتا ہے وہ ان کے محرکات میں سب سے بڑا محرک ہے۔ لیکن عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔

پھر فرعون نے جس قوم پر عُلو اختیار کیا قوموں میں سے اسی قوم کے متعلق

پھر خدا تعالیٰ نے لفظ عُلُوّ استعمال فرمایا۔ اور بہت بڑی اس میں عبرت ہے خصوصاً جماعت احمدیہ کے لئے اس میں

بہت ہی گہرا پیغام

ہے اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے خصوصیت کے ساتھ ایک عبرت کا نشان ہے اس بات میں۔ یہ قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت کا کمال ہے کہ اگرچہ بظاہر آیات مختلف وقتوں میں الگ الگ استعمال ہوئی ہیں لیکن جب ہم ان کو جوڑ کر پڑھتے ہیں تو حیرت انگیز مضمون کے اندر یکسانیت ملتی ہے۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ تعلق ملتا ہے۔ فرعون کو چنا گیا اس اظہار کے لئے کہ بعض لوگ زمین میں عُلُوّ اختیار کرتے ہیں اور خدا کے کمزور بندوں پر غالب آکر عُلُوّ کا دعویٰ کرتے ہیں اس کے مقابل پر بنی اسرائیل کو ایک نہایت ہی مظلوم حالت میں دکھایا گیا جن پر حد سے زیادہ مظالم توڑے جا رہے تھے اور پھر

وہ قوم جو کسی زمانے میں حد سے زیادہ مظلوم تھی

کسی فانی بندے کے عُلُوّ کے ستم کا نشانہ بنی ہوئی تھی۔ جب وہ قوم خود بگڑی اور خدا نے اسے ترقیات عطا فرما دیں تو بگڑنے کے بعد اس نے خود زمین میں عُلُوّ اختیار کرنا شروع کیا۔ اور یہ بات بھول گئی کہ اس کا دشمن تو صرف اس لئے ہلاک کیا گیا تھا کہ اس نے ان کے خلاف عُلُوّ اختیار کیا تھا۔ یہ کیسے آخر ہلاکت سے بچ جائیں گے اگر یہ نصیحت نہیں پکڑیں گے اور خود فرعون کی جگہ لے کر خدا کے بندوں کے مقابل پر عُلُوّ اختیار کرنا شروع کر دیں گے؟ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَتُفْسِدُنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا

کہ تمہارے متعلق یہ تقدیر ہو چکی ہوئی بات تھی کہ اے بنی اسرائیل! تم دو دفعہ زمین میں عُلُوّ اختیار کرو گے اور فساد کے ساتھ عُلُوّ اختیار کرو گے لَتُفْسِدُنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا بہت ہی بڑا عُلُوّ اختیار کرو گے۔

جب فرعون نے عُلُوّ کیا تو اس نے یہ دعویٰ کیا أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ قرآن کریم فرماتا ہے فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ یہاں تک دعویٰ کر بیٹھا کہ میں ہی تمہارا اعلیٰ رب ہوں۔

اس کے مقابل پر اللہ تعالیٰ نے اس کو حقیر اور ذلیل کرنے کے لئے ایک عجیب رنگ اختیار فرمایا۔ موسیٰ کو مخاطب کر کے فرمایا

لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَىٰ

یہ مجھ پر عُلُوّ اختیار کر رہا ہے، یہ دعوے کر رہا ہے کہ مجھ سے بھی بڑا ہے۔ تو میرا ایک حقیر ادنیٰ خادم ہے اور اتنا کمزور ہے کہ ڈر رہا ہے، اپنے ہاتھ کے سوٹے سے ڈر رہا ہے فرمایا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَىٰ ہرگز نہ ڈر تو

ایک عظیم اور اعلیٰ ذات کی طرف منسوب ہونیوالا بندہ

ہے اس لئے اس فرعون پر تجھے ہم عُلُوّ عطا کریں گے اور اس کے مقابل پر تو اعلیٰ ٹھہرے گا۔ تو کہاں یہ کہ نعوذ باللہ من ذالک وہ اپنے رب سے اعلیٰ ہو وہ اس کے نہایت ہی ادنیٰ اور ایک عاجز بندے کے مقابل پر بھی ذلیل اور خوار کر دیا گیا۔ اور وہی آخر اعلیٰ ٹھہرا۔ اور موت سے پہلے اس کو اقرار کرنا پڑا کہ موسیٰ بہرحال غالب آیا اور میں مغلوب ہو گیا ہوں۔

اسی طرح بنی اسرائیل کے لئے جب فرمایا کہ تم دو دفعہ زمین میں عُلُوّ اختیار کرو گے تو اس کے مقابل پر کسی قوم سے یہ وعدہ ہونا چاہئیے تھا کہ تمہارے مقابل پر وہ عُلُوّ اختیار نہیں کر سکیں گے اور لازماً ناکام اور ذلیل ہوں گے اور وہ قوم

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ماننے والوں کی قوم

ہے۔ اور عجیب شان ہے قرآن کریم کی کہ بنی اسرائیل سے یہ وعدہ تھا کہ تمہیں دو دفعہ زمین میں فساد کا موقعہ ملے گا اور دو دفعہ تم عُلُوّ اختیار کرو گے اور دو ہی مرتبہ قرآن کریم میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلاموں کو اعلیٰ ہونے کی خوشخبری دی گئی ہے۔ فرمایا:۔

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ۔

اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلامو! تم ہرگز تھک نہ جانا سستی نہ اختیار کرنا وَلَا تَحْزَنُوا اور جو کچھ تمہیں دکھ دیئے جا رہے ہیں یا نقصان پہنچایا جا رہا ہے ان پر غم نہ کرنا۔ وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ تم اعلیٰ ٹھہرو گے اور تمہارے مقابل دشمن لازماً رسوا اور ذلیل کئے جائیں گے إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ شرط یہ ہے کہ تم مومن ٹھہرنا۔

پھر دوسری جگہ فرمایا:۔

وَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلْمِ وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَتِرَكُمْ أَعْمَالَكُمْ

کہ دیکھو سست نہ ہو جانا۔ ایسی حالت میں کہ سستی تمہیں مجبور کر دے کمزوری کی وجہ سے صلح کے لئے ہاتھ بڑھاؤ۔ صلح کے لئے ہاتھ بڑھانا اچھی چیز ہے لیکن بزدلی اور کمزوری کے نتیجہ میں صلح کے لئے ہاتھ بڑھانا یہ

بہت مکروہ فعل ہے

جس سے خدا تعالیٰ امت محمدیہ کو منع فرما رہا ہے وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ اور پھر تمہیں ضرورت بھی کیا ہے ایک باغیرت آدمی تو مٹ جانا پسند کرتا ہے بجائے اس کے کہ کمزوری کے نتیجے میں ہاتھ بڑھائے۔ صلح کی خاطر امن کی خاطر صلح کا پیغام دینا یا دنیا میں اصلاح کے لئے اپنے دشمن کو معاف کر دینا یہ بالکل اور بات ہے لیکن کمزور ہو کر جان بچانے کے لئے صلح کے لئے ہاتھ بڑھانا یہ ایک ایسی بزدلی ہے جو قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ امت محمدیہ کو زیب نہیں دیتی۔ لیکن ساتھ یہ بھی فرمایا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ یعنی حد ہو گئی بیوقوفی اور حماقت کی کہ تم یہ کمزوری دکھاؤ جبکہ تمہیں وعدہ ہے کہ تم اعلیٰ قرار دیئے جاؤ گے۔

تم نے لازماً غالب آنا ہے

وَاللَّهُ مَعَكُمْ خدا تمہارے ساتھ ہے تمہیں کیا خوف ہے غیر اللہ کا۔ وَلَنْ يَتِرَكُمْ أَعْمَالَكُمْ ہرگز تمہارے اعمال کو وہ ضائع نہیں کرے گا۔ تو جن بنی اسرائیل کو دو دفعہ جھوٹے عُلُوّ کا موقعہ دیا جائے گا کہ وہ تمام دنیا میں خدا کے بندوں کو مغلوب کر دیں ان کے مقابل پر دو ہی مرتبہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلاموں کو یہ خوشخبری دی گئی ہے

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
S.K. GHULAM HADI & BROTHERS
READY MADE GARMENTS DEALERS
CHANDEN BAZAR BHADRAK . dt. BALASORE (ORISSA)

Ahmadiyya Markazi Library
Acc. No. ...
Qadian 143516

اور

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلّم کے مقام کی عظمت

کا بھی اس سے اظہار ہوتا ہے۔ انبیاء میں سے صرف حضرت موسیٰ کو چُنا گیا یہ کہنے کے لئے کہ تم اعلیٰ ٹھہرو گے مگر ہمارا محمد رسول اللہ صلعم کو نہیں فرمایا کہ تم اعلیٰ ٹھہرو گے آپ کے غلاموں کو فرمایا کہ تم اعلیٰ ٹھہرو گے ؎

تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

شانِ اُمتِ محمدیہ دیکھیں کتنی حیرت انگیز شان ہے؟ کہ خدا تعالیٰ نے لفظ اعلیٰ کا استعمال پہلے نبی کے متعلق فرمایا تھا اب نبی کے غلاموں کے متعلق فرما رہا ہے۔

پس یہ جو لفظ اعلیٰ ہے جب ہم خدا تعالیٰ کی حمد کے گیت گاتے ہیں سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلیٰ تو اس میں زمانے کے تمام فسادات کا علاج بھی موجود ہے۔ فرعون خواہ اوّل ہو یا ثانی ہو۔ یہود خواہ اوّل ہوں یا یہود کے مثیل ہوں جس قسم کے بھی فرعون ہمارے سامنے آئیں گے جس قسم کے بھی یہود ظاہر ہوں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق

اگر آپ مومن رہیں گے

اگر آپ اپنے سجدوں کو سچی حمد سے بھر دیں گے تو خدا کی قسم آپ ہی غالب رہیں گے اور آپ ہی غالب رہیں گے کہ خدا تعالیٰ تکرار کے ساتھ آپ کو بتا رہا ہے کہ اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلامو! تم پر کسی اور قوم کو، کسی اور فرعون کو غلبہ نصیب نہیں ہو سکتا ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم نے تم سے وعدہ کیا ہے کہ تم اعلیٰ ٹھہرو گے لیکن شرط یہ ہے کہ ربّ اعلیٰ کے حضور جھکے رہنا اور زمین میں عُلُو کی تمنا نہ کرنا کیونکہ زمین میں عُلُو کی تمنا کرنے والے ہمیشہ ذلیل قرار دیئے جاتے ہیں۔

پس اس پہلو سے جماعت احمدیہ کی ترقی اور جماعت احمدیہ کے غلبے اور

جماعتِ احمدیہ کی فلاح و بہبود کا راز

جماعت احمدیہ کے رکوع اور سجدے میں ہے۔ جتنا آپ کا رکوع رَبِّیَ العظیم کے حضور عاجزی اختیار کرے گا۔ اتنا ہی زیادہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کو اچھی عظمتیں نصیب ہوں گی۔ جتنا آپ کے سجدے خدا تعالیٰ کے حضور انتہائی انکساری اختیار کریں گے اسی قدر ربّ اعلیٰ کی طرف سے آپ کو عُلُو نصیب ہو گا۔ نہ عظمتوں میں کوئی قوم آپ کا مقابلہ کر سکے گی نہ عُلُوِ مرتبت میں، کوئی قوم آپ کا مقابلہ کر سکے گی۔ اور اگر آپ رکوع اور سجدہ کو لازم بنالیں اور پکڑے رہیں اور نہ تھکیں اور جان سے زیادہ عزیز بناتے ہوئے ان کے ساتھ چمٹے رہیں تو ہمیشہ کے لئے آپ کی عظمتیں بھی بڑھتی رہیں گی اور آپ کا عُلُوِ مرتبت بھی بڑھتا رہے گا۔ کیونکہ سجدوں میں جس خدا کی عظمت کے آپ گیت گاتے ہیں اس کی عظمتوں کی انتہا کوئی نہیں۔ جتنا زیادہ آپ اس کی معرفت میں ترقی کریں گے اتنا ہی زیادہ آپ کو عظمتیں نصیب ہوتی چلی جائیں گی۔ اس کے عُلُو کی کوئی انتہا نہیں ہے جتنا زیادہ آپ اس کے عُلُو کے مفہوم کو سمجھتے چلے جائیں گے اتنا ہی زیادہ آپ کو عُلُوِ مرتبت نصیب ہوتی چلی جائے گی۔

پس جہاں میں جماعت کو بار بار نماز کے قیام کی تلقین کر رہا ہوں وہاں

نمازوں کو مغز اور روح سے بھرنے کی بھی تلقین

کر رہا ہوں۔ کیونکہ قیام نماز سے مراد محض ظاہری قیام نہیں بلکہ نماز کی روح کو قائم کرنا ہے۔ اس پہلو سے نماز کی حیثیت ویسی ہی ہو گی جیسے پھل ہو جو رس سے بھرا ہوا ہو۔ اگر وہ رس سے بھرا ہوا نہیں اور خالی ہے جیسا کہ میں نے پہلے بھی بیان کیا تھا بعض دفعہ نقصان کا موجب بھی بن جاتا ہے۔

جب ایک انسان نماز شروع کرتا ہے تو اس کی کیفیت ایسی ہے جیسے ایک سرکنڈا ہو دیکھنے میں خوبصورت نظر آتا ہے اور نیشکر سے ملتی ہے اس کی شکل یعنی وہ گنا جس سے میٹھا رس نکلتا ہے اس کے بالکل مشابہ ہوتا ہے اور ظاہری صفات میں ویسے ہی نظر بھی آتا ہے یا نیشکر ہو لیکن ابتدائی حالت میں۔ وہ بظاہر تو گنا ہی کہلائے گا لیکن فی الحقیقت اس کی صفات اس وقت سرکنڈے سے ملتی جلتی ہیں۔

تو نماز کو صرف ظاہری شکل دینا مقصود نہیں ہے وہ اگلے اقدامات بھی کریں جس سے نماز رس سے بھرنے لگے اس کے اندر ایک روح پیدا ہو جائے اور نماز کو بھی ایک خلقِ آخر عطا ہو جائے اچانک وہ مادی چیزوں سے نکل کر ایک زندہ چیز ایک روحانی چیز میں تبدیل ہو جائے۔ اس کے لئے

ایک لمبی جدّ و جُہد کی ضرورت ہے

اور نماز کے ہر ہر لفظ میں جتنا بھی آپ غور کریں گے بہت سی ایسی باتیں نظر آئیں گی جس سے آپ کو نماز قائم کرنے میں مدد ملتی چلی جائے گی۔

پس ہر لفظ پر غور کریں اور کوشش کریں اس کے معانی کو پانے اور پھر معانی کو اپنانے کی۔ کوئی ایک لفظ بھی نماز میں ایسا استعمال نہیں ہوا جس کے اندر گہرائی اور وسعت نہ پائی جاتی ہو۔ سجدوں کے بعد آپ بیٹھتے ہیں تو پہلا کلمہ خدا کے حضور یہ عرض کرتے ہیں اَلتَّحِیَّاتُ پھر کہتے ہیں وَالصَّلَوَاتُ۔ التحیات کیا چیز ہے؟ التحیات کا تو مطلب ہے تحفے۔ تو جب آپ لفظ التحیات کہتے ہیں تو فوراً ذہن میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ میں عاجز حقیر انسان خدا سے مانگنے نکلا تھا اس کی چوکھٹ پر اپنا سر رکھ دیا۔ میں کیا تحفے پیش کروں گا؟ اور التحیات لِلّٰہِ کہہ کے یہ بھی فرما دیا کہ تحفے ہیں ہی دراصل خدا کے لئے اور ہر قسم کے تحفے خدا تعالیٰ کے لئے ہیں اس لفظ پر بھی جب آپ غور کرنے لگیں تو نماز کی نئی لذت آپ کو نصیب ہو جائے گی نماز کو عمدگی سے ادا کرنے کے نئے طریق آپ کو مل جائیں گے۔

سب سے پہلی بات

یہ کہ تحفہ تو ایک ایسی چیز کو کہتے ہیں جس میں جبر کا کوئی پہلو نہیں، کراہت کا کوئی پہلو نہیں اور محبت کے سوا کوئی جذبہ نہیں ہے جو انسان کو اپنی ایک چیز چھوڑ کر دوسرے کی طرف منتقل کرنے پر آمادہ کرتا ہے۔ کسی اور انتقال میں یہ بات نہیں پائی جاتی سوائے تحفے کے۔ خالصۃً محبت اور پیار کے نتیجے میں جو چیز پیش کی جاتی ہے۔ اس کا نام تحفہ ہے اور پیار سے جو چیز پیش کی جاتی ہے اس میں اکتاہٹ نہیں ہو سکتی، اس میں بیزاری پیدا نہیں ہو سکتی۔ وہ سجا کر پیش کی جاتی ہے سنوار کر پیش کی جاتی ہے۔

تو جب کہا جاتا ہے کہ التحیاتُ لِلّٰہِ تو سب سے پہلے التحیاتُ کا اطلاق نمازوں پر ہوتا ہے کیونکہ اس کے معاً بعد فرمایا وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ۔ فرمایا اپنی نمازوں کو تحفے بنا کر پیش کرو۔ بیگار کے طور پر نہ پڑھنا اس طرح نہ پڑھنا کہ تم مجبور ہو اور کسالی کی حالت میں خدا کے سامنے یہ نمازیں پیش کر رہے ہو جب کہ دل اس میں

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ
کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لائیں
الرؤف جیولرز
۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد۔ کراچی
فون نمبر ۶۱۷۰۴۹

شامل نہیں۔ چھٹی ادا کی اور فارغ ہو کر انسان باہر چلا گیا اگر یہ روح ہے تو یہ التّحیات کہلا ہی نہیں سکتی تو التّحیات کہتے ہیں جہاں ایک معنی انسان کو ملتا ہے وہاں

ایک خطرے کا الارم

بھی بجنا شروع ہو جاتا ہے۔ اچانک مومن لرز اُٹھتا ہے کہ جو کچھ نمازیں مَیں نے پڑھی ہیں ان کو مَیں تحفہ کہہ بھی سکتا ہوں۔ اُن میں وہ بات وہ شان بھی پائی جاتی ہے جو تحفوں کی شان کہلاتی ہے اور پھر کس کے حضور پیش کر رہا ہوں ربِّ عظیم اور رَبِّيَ الْاَعْلٰى کے حضور۔ اور اس کو تحفہ کہہ رہا ہوں جو مَیں نماز پڑھ رہا ہوں؟ اچانک انسان کی توجہ اس طرف مبذول ہو جاتی ہے اور انسان اپنے نفس کا کھوج لگانے لگ جاتا ہے کہ کہیں یہ نیشکر کی جگہ سرکنڈے تو نہیں جنہیں مَیں سجا کر خدا کے حضور لے جا رہا ہوں اور آگے ان میں رس کوئی نہ نکلے؟ کہیں ایسے پھل تو نہیں جو کھٹے ہیں یا جو گل سڑ چکے ہیں؟ ان کے اندر روح اور مواد تھوڑا ہے اور ضرر والی چیز اور نقصان والی چیز زیادہ ہے لَایَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا یہ مضمون تو نہیں صادق آ رہا میری نماز پر کہ پھل والی چیز تو بہت تھوڑی ہے اور جو پھل پہنچانے والے اجزاء ہوتے ہیں وہ زیادہ ہو گئے ہوں۔ پھر کھلیان کی طرف انسان کا تصور جا سکتا ہے کبھی انسان اپنے کھیتوں کی چیزیں چاول، گندم اور اس قسم کی چیزیں کھلیان سے نکالتا ہے اور کسی محبوب کے حضور تحفے کے طور پر پیش کرنے کے لئے لے جاتا ہے اچانک اُسے خیال آئے کہ یہ تو سب کیڑے نے کھا لیا تھا یہ تو سُسری نے تباہ کر کے رکھ دیا صرف گندم کا ڈھیر ہے اس کے سوا کچھ بھی نہیں۔ تو ایسا تحفہ دینے والا کیا محسوس کرے گا اگر اس کا احساس تیز ہے اگر اس کا شعور بیدار ہے تو ہو سکتا ہے وہ عرقِ ندامت میں غرق ہو جائے یہ خیال کر کے بھی کہ کسی پیارے کے حضور یہ چیز تحفہ کے طور پر پیش کی جا سکتی ہے۔ اگر دھوکا طبیعت میں رکھتا ہے تو شاید اس کے دل میں یہ خیال آئے کہ دھوکا چل جائے گا۔ میں بادشاہ کے حضور نذر گزران آؤں گا۔ اس کے بعد دیکھی جائے گی کیا پتہ چلتا ہے کیا ہوا؟ بڑا سجا کر اس گندی چیز کو بھی لے جاتا ہے۔

عجیب بات ہے

کہ ایسی نمازوں کے متعلق قرآن کریم نے یہی لفظ استعمال کیا ہے:۔
يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ
یہ بے وقوف تحفے پیش کرتے ہیں جانتے ہوئے کہ یہ گندے ہیں۔ جانتے ہوئے کہ یہ کیڑوں نے کھائے ہوئے ہیں ان کے اندر کچھ بھی نہیں رہا۔ اور پھر یہ سمجھتے ہیں کہ خدا کو دھوکا دے دیں گے پس دھوکے کا مضمون اگر دل سے نکل جائے اگر اپنی نماز کا عرفان نصیب ہو جائے تو پھر وہی گندی وہی ناکارہ چیز بھی خدا تعالیٰ چاہے تو قبول فرما سکتا ہے لیکن دھوکے کے ساتھ نہیں عجز کے ساتھ۔ ایک انسان کے پاس اور کچھ نہیں ہے وہ کوشش بھی کرتا ہے اس کو کچھ نصیب نہیں ہوتا اور جو کچھ ہے وہ سمیٹ کر اس میں سے اچھی چیز اپنے پیارے کے حضور پیش کرتا ہے وہ لفظ تحفہ اس پر بھی اطلاق پائے گا لیکن دھوکے والے پر نہیں۔

پس یہ درست ہے کہ ہر انسان کی نماز کی کیفیت الگ الگ ہو گی اور ویسی نماز حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے سوا کسی کو نصیب نہیں ہو سکتی ہے جسے کامل تحفہ کہا جاتا ہے مگر اس کے باوجود اگر دھوکے کا پہلو بیچ میں سے نکال دیا جائے اور پورے عرفان کے ساتھ انسان عاجزی کے ساتھ خدا کے حضور یہ عرض کرے کہ اے خدا کچھ بھی نہیں ہے میرے پاس لیکن دیانت داری سے مَیں تجھے پیار کرنا چاہتا ہوں۔ دیانت داری سے تیرے حضور کچھ پیش کرنا چاہتا ہوں اس کھائے ہوئے سامان کو قبول کر لے۔ ان کمزور نمازوں میں تو جان ڈال دے کیونکہ جسے تو قبول کرے گا اسے عظمت نصیب ہو جائے گی۔

اس کا گہرا تعلق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی عبادات

سے ہے۔ اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اگر تم سچ مچ اپنی عبادتوں کو خوبصورت اور حسین بنانا چاہتے ہو تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے اس کے طریق سیکھو کیونکہ اس کے معاً بعد فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ۔ اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم! اے نبی کامل! تحفے تو تُو نے ادا کئے تھے تجھ پر سلامتی ہو صلوات اور طیبات کا حق تو تُو نے ادا کیا تھا تجھ پر سلامتی ہو اور ان لوگوں پر جنہوں نے تجھ سے گر سیکھے اُن مومنین پر جنہوں نے تجھ سے یہ فیض پایا۔

پس جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے نماز کے ہر ہر کلمے میں

نماز کی ہر ہر ادا میں ایک گہرا فلسفہ ہے

گہرے پیغامات ہیں۔ لامتناہی ترقیات کے دروازے کھلتے ہیں ہر ہر کلمے پر۔ اور پھر ایسے ایسے جہان کھلتے ہیں کہ جن کی سیر خود اپنی ذات میں لامتناہی ہو جاتی ہے ساری عمر یہ نمازیں انسان پڑھتا رہے اور عرفان کے ساتھ پڑھتا رہے ان نمازوں میں ڈوب کر پڑھتا رہے تب بھی حقیقت یہ ہے کہ وہ اس عالم کی پوری سیر نہیں کر سکتا لیکن جسے سیر کے موقعے ملے ہوں اور غفلت کی حالت میں گزر جائے اس بیچارے کے پلّے کیا آئے گا اس کے ہاتھ میں کیا آئے گا؟ اس لئے جب ان سب باتوں پر انسان غور کرتا ہے تو مزید عجز پیدا ہوتا ہے مزید خدا کے حضور روح سجدہ ریز ہوتی ہے اس کے حضور انسان کا وجود رکوع میں چلا جاتا ہے۔

پس رکوع اور سجود کی کیفیت پیدا کریں اپنی نمازوں میں اور گر خدا تعالیٰ کی حمد کے وہ گیت جس کے نتیجے میں خدا خود فرماتا ہے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ۔ اللہ نے سُن لی ہے اُن بندوں کی جنہوں نے اس کی تعریف کی۔ جنہوں نے اس کی حمد کے گیت گائے

مَیں آخر پر آپ کو اس تعلق میں

ایک ایسا عجیب واقعہ

بتانا چاہتا ہوں جو گذشتہ جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی رات کو ہوا اور اس کا گہرا تعلق اسی مضمون سے ہے۔ گذشتہ جمعہ کو چونکہ نماز ہی کا مضمون چل رہا تھا جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی رات کو تہجد کی نماز میں مجھ سے ایک ایسا واقعہ ہوا ہے جو بعض پہلوؤں سے حیرت انگیز ہے۔ تہجد کی نماز شروع ہوتے ہی مجھے یوں محسوس ہوا۔ محسوس نہیں کہنا چاہئیے بلکہ اچانک مَیں گویا کہ ڈاکٹر حمید الرحمٰن بن گیا۔

ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب

جن کا مَیں ذکر کر رہا ہوں اس وقت وہ تو ایک سمبل (SYMBOL) کے طور پر آئے تھے مگر مَیں پہلے ان کا تعارف کروادوں ڈاکٹر حمید الرحمٰن ہمارے ایک نہایت ہی مخلص فدائی احمدی جو صوبہ سرحد سے تعلق رکھتے تھے خلیل الرحمٰن خان صاحب ان کے صاحبزادے ہیں اور امریکہ میں ڈاکٹر ہیں اور ڈاکٹر پروفیسر عبد السلام صاحب کے داماد ہیں اور بہت نیک پاک طینت رکھتے ہیں سلسلہ کے کاموں میں قربانیوں میں پیش پیش ہیں سادہ منکسر المزاج اور جہاں تک انسانی نگاہ کا تعلق ہے تقویٰ شعار انسان ہیں۔ تو تہجد کی نماز شروع ہوتے ہی وہ نماز گویا مَیں نہیں پڑھ رہا تھا بلکہ مَیں اور ڈاکٹر حمید الرحمٰن

ایک وجود بن کر

پڑھ رہے تھے اور کوئی تفریق نہیں تھی یہ کوئی آناً فاناً واقعہ نہیں ہوا کہ آیا اور گزر گیا بلکہ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ تہجد کے دوران (بقیہ صفحہ ...)

Library ... 143516

پھیرتا تھا تو یہ تصور غائب ہو جاتا تھا اور جب دوبارہ شروع کرتا تھا تو بغیر شعور کے پتہ نہیں لگتا تھا کس وقت یہ واقعہ شروع ہوا ہے اچانک میری پرسنیلٹی (PERSONALITY) میرا وجود جو خدا کو مخاطب کر رہا تھا وہ حمید الرحمٰن تھا اور جیسے حلول کر جاتی ہے روح اس طرح میرے اندر حمید الرحمٰن کی روح گویا حلول کر گئی اور مجھے اس پہ تعجب نہیں ہوا اور نماز کے دوران بالکل احساس نہیں ہوا کہ کوئی عجیب واقعہ گزر رہا ہے بالکل نارمل (NORMAL) طریقے سے جس طرح وہ ڈاکٹر حمید الرحمٰن کھڑے ہوتے ہوں گے نماز کے وقت اور اپنے متعلق سوچ رہے ہیں کہ میں حمید الرحمٰن ہوں جب خیال آتا ہے وہی کیفیت تھی لیکن ساتھ یہ بھی کہ میں بھی ہوں۔ اور اس عجیب امتزاج پر تعجب کوئی نہیں تھا اور جب نوافل کے درمیان وقفہ پڑتا تھا تو اس طرف دماغ بھی نہیں جاتا تھا اس وقت۔ یعنی اس وقت بھی احساس نہیں ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہو رہا ہے یہاں تک کہ قریباً ایک گھنٹہ مسلسل یہی کیفیت رہی ہے اور جب یہ کیفیت گئی ہے تو پھر اچانک مجھے خیال آیا کہ یہ کیا واقعہ ہو گیا میرے ساتھ؟ اس پر جب میں نے غور کیا تو اس میں بہرحال جس وجود کو خدا تعالیٰ نے اس خوشخبری کے لئے چُنا ہے اس کے لئے بھی

بہت بڑی خوشخبری

ہے لیکن میں نے غور کیا تو مجھے پتہ چلا کہ اس میں ایک خوشخبری بھی بہت عظیم الشان ہے اور نجات کی راہ بھی ہمیں دکھائی گئی ہے۔ خلیفۂ وقت کے وجود میں، دراصل ساری جماعت دکھائی جاتی ہے اور خوشخبری یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان کوششوں کو قبول فرمایا جو بار بار نمازوں کی اہمیت ذہن نشین کرانے کے لئے میں نے کیں۔ اور یہ خوشخبری مبارک ہو کہ

جماعت حمید الرحمٰن بن گئی ہے

وہ اپنے رحمٰن خدا کے حمد کے گیت گا رہی ہے کُل عالم میں۔ یہاں تک کہ حمید الرحمٰن اور جماعت کا وجود ایک ہی ہو چکا ہے اور دوسری طرف ایک ترقی کی راہ دکھائی گئی ہے اور اس زمانے کی ساری مشکلات کا حل بتایا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ اگر تم حمید الرحمٰن ہو جاؤ تو تمہیں پھر دنیا میں کسی اور چیز کی پرواہ نہیں رہے گی۔ اور چونکہ حمد کا مضمون عظیم اور اعلیٰ کی صفات کے مابین باندھا گیا ہے اس لئے مجھے یہ تعبیر سمجھ آئی اور یہ خطبہ میں نے اسی تعبیر کی رو سے آج دیا ہے کہ

حمد کا معراج

ہے ربِّ عظیم کے گُن گانا اور حمد کا معراج ہے ربِّ اعلیٰ کے گُن گانا اور حمد کا معراج ہے رکوع کی حالت میں حمد کرنا اور حمد کا معراج ہے سجود کی حالت میں حمد کرنا۔ پس اپنے رکوع اور سجود کو حمد سے بھر دیں اپنے سارے وجود کو حمدِ ربّ رحمٰن سے بھر دیں۔ یہاں تک کہ ساری جماعت خدا کے حضور حمید الرحمٰن بن کر دست بستہ کھڑی ہو جائے یہ حالت اگر آپ پر طاری ہو گئی جیسا کہ اس خوشخبری میں بتایا گیا ہے کہ خدا کے نزدیک انشاء اللہ اگر ابھی پوری طرح نہیں تو کل ضرور طاری ہو جائے گی تو پھر میں آپ کو یہ خوشخبری دیتا ہوں خدا تعالیٰ کی طرف سے اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ۔ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ خدا کی قسم تم غالب ہو گے خدا کی قسم تم غالب رہو گے کیونکہ خدا کے حمید الرحمٰن بندوں پر کوئی دنیا کی چیز غالب نہیں آ سکتی۔

آخر پر میں

ایک تحریک

کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کو پتہ ہے کہ جلسہ سالانہ مرکزیہ کے ایام قریب آ گئے ہیں اور آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ ایسا دشمن جو دنیا میں ربِّ اعلیٰ بننے کا عملاً دعویٰ کر رہا ہے، ایسا دشمن جس نے فساد کی نیت سے دنیا میں غُلو اختیار کر لیا ہے وہ جماعت احمدیہ کی ہر نیک تحریک کی راہ میں حائل ہو رہا ہے اور بڑی شان کے ساتھ دعوے کر رہا ہے گویا کہ ہم نعوذ باللہ من ذالک اسی کے بندے ہیں اور ہمارا مرنا جینا اسی کے ہاتھ میں ہے اسی غلو اور اسی تکبر کے نتیجے میں گزشتہ سال کی مرتبہ امسال بھی جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی اجازت نہیں دی گئی جو ۲۶؍ کو ہونا تھا تو میرے ذہن میں یہ خیال آیا کہ ہم اس دن کو اپنا

احتجاج کا دن

بنائیں۔ تمام دنیا میں سب احمدی احتجاج کریں مگر کوئی ایک لفظ بھی احتجاج کا غیر اللہ کے سامنے نہ ہو۔ اس دن روزہ رکھا جائے اس دن عبادتیں کی جائیں، دن کو بھی عبادت کی جائے۔ رات کو بھی عبادت کی جائے اور تمام تر احتجاج ربِّ اعلیٰ سے کیا جائے۔ رکوع میں بھی احتجاج کیا جائے اور سجدوں میں بھی احتجاج کیا جائے اور کہا جائے اے ہمارے ربّ! ہمارے نزدیک تو ساری عظمتیں تیری ہی ہیں اور تیرے سوا غیر اللہ سے ہم عظمتوں کی کلیۃً نفی کرتے ہیں۔ ایک کوڑی کی بھی ہمیں پرواہ نہیں دنیا کی عظمتوں کی اور ہمارے نزدیک صرف تو اعلیٰ ہے۔ اور ہر غیر تیرا جو اعلیٰ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے جھوٹا ہے اور لازماً ناکام اور نامراد ہونے والا ہے۔ پس تیرے حضور ہم ان دنیا کی عظمتوں کا دعویٰ کرنے کے خلاف احتجاج کرتے ہیں اور تیرے حضور

ربِّ اعلیٰ کا دعویٰ کرنے والوں کے خلاف

احتجاج کرتے ہیں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک تو سوائے تیرے نہ کسی کو عظمت حاصل ہے نہ کسی کو عُلو حاصل ہے پس اس روح کے ساتھ اس جذبے کے ساتھ ۲۶؍ دسمبر کو یوم احتجاج بنا دیں اور سارے عالم میں احمدی حمید الرحمٰن بن کر خدا کے حضور یہ احتجاج کی آواز بلند کریں۔

یوم مسیح موعود علیہ السلام

۲۳؍ مارچ کا دن جماعتِ احمدیہ میں ایک تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔ اس دن سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بمقام لدھیانہ بحکمِ ربانی بیعت لے کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بنیاد ڈالی۔ لہٰذا احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں حسبِ معمول اس دن جلسے منعقد کر کے رودادِ جلسہ نظارت دعوۃ وتبلیغ میں بھجوائیں۔ جماعتیں مقامی حالات کے مطابق تاریخ میں تبدیلی کر سکتی ہیں۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

اعلاناتِ نکاح

(۱) مؤرخہ ۲۲/۲ کو مسجد احمدیہ کوٹری۔ سندھ پاکستان میں مکرم میر عبد الرشید صاحب تبسم مربی سلسلہ نے مکرمہ عقیلہ عفت صاحبہ ایم اے بنت مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش قادیان کا نکاح مکرم خالد رشید صاحب انجینئر ابن مکرم محمد رشید صاحب ساکن کوٹری۔ سندھ (پاکستان) کے ساتھ اٹھائیس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اس خوشی میں مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے بطور شکرانہ اعانتِ بدر میں بیس روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہُ اللہ تعالیٰ خیراً

(۲) مؤرخہ ۱۵/۲/۸۵ بروز جمعۃ المبارک مسجد احمدیہ کلکتہ میں مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ نے مکرم منظور عالم خان صاحب ابن مکرم حافظ عبد المنان خان صاحب ساکن کلکتہ کا نکاح مکرمہ نیّر سلطانہ صاحبہ بنت مکرم رضوان الدین صاحب ساکن کلکتہ کے ساتھ مبلغ آٹھ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اس خوشی میں مکرم منظور عالم خان صاحب کے والد اور برادران نے بطور شکرانہ اعانتِ بدر میں ۵۲/- روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ خیراً

قارئین سے ان رشتوں کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

(ادارہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجالس علم و عرفان

Ahmadiyya Markazi Library
No ......
Qadian 143516

مرتبہ: مسز ثریا غازی صاحبہ لندن

حسب معمول سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۳ و ۴ صلح (جنوری) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء بروز جمعہ اور ہفتہ نماز عشاء کے بعد مسجد فضل لنڈن میں تشریف فرما ہو کر حاضرین کے مختلف سوالوں کے انتہائی بصیرت افروز جوابات مرحمت فرمائے۔ ہر دو مجالس علم و عرفان میں حضور انور کی خدمت میں پیش کئے گئے بعض سوالوں کے جواب ہفت روزہ "النصر" لندن مجریہ ۱۰ صلح (جنوری) کے شکریہ کے ساتھ ہدیۂ قارئین کئے جا رہے ہیں (ایڈیٹر)

مجلس عرفان منعقدہ ۳ صلح (جنوری) بروز جمعۃ المبارک

س: کیا آیت کریمہ .... اذ انتم اجنۃ فی بطون امہاتکم کا یہ مفہوم ہے کہ پیدائش سے قبل رحم مادر میں ہی بچہ میں نیکی بدی مقرر کر دی جاتی ہے۔

ج: فرمایا کہ اس آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری ان کمزوریوں اور خوبیوں کو بخوبی جانتا ہے جو تمہاری فطرت میں موجود ہیں اور جن پر تمہارا کوئی اختیار نہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس وقت سے جانتا ہے جب کہ تم پیدائش کی ابتدائی حالت میں تھے۔ انسان بذات خود اپنی فطرتی گہرائیوں سے واقف نہیں اس لئے حتمی طور پر اس کے لئے یہ فیصلہ کرنا کہ کون پاکباز ہے اور کون گناہ گار، بہت مشکل ہے۔ ہر انسان کی قوت ارادی اور کام کرنیکی صلاحیت کا معیار بھی الگ الگ ہے۔ بعض انسان کمزور پیدا ہوئے ہیں ان کے لئے احکام الٰہی کو بدرجہ اتم پورا کرنا مشکل ہے اس لئے ایسے انسان اگر اپنی فطرتی کمزوری کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے گناہوں کے مرتکب ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ چونکہ ان کی حدود کو جانتا ہے اس لئے انہیں معاف فرما دے گا۔ ہر آدمی کے تقویٰ کا معیار دوسرے سے مختلف ہوگا۔ ایک آدمی جو اعلیٰ صلاحیتیں لیکر پیدا ہوا ہے اور مضبوط قوت ارادی کا مالک ہے۔ اور گناہوں کا مقابلہ کرنیکی کما حقہ طاقت بھی رکھتا ہے اس سے اگر چھوٹا سا گناہ بھی سرزد ہو جائے تو شاید وہ متقی نہ کہلا سکے۔ اس کے برعکس وہ لوگ جو اپنی فطرتی کمزوریوں کے باعث چھوٹے چھوٹے گناہوں کا مقابلہ کرنے سے قاصر ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کی فطرت سے اس وقت سے واقف ہے جبکہ وہ ماں کے پیٹ میں شکلیں بدل رہے تھے۔ اسلئے ممکن ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں گناہ گار نہ ٹھہریں۔ ممکن ہے کہ وہ اپنی دی ہوئی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنی قوت استعداد سے بہتر کوشش کر رہے ہوں۔ اس لئے لوگوں کے عمل کو دیکھکر فیصلہ دینا بہت پیچیدہ امر ہے۔ اسی لئے لا تزکوا انفسکم کا یہ مطلب ہے کہ کسی کے متقی ہونے کا اعلان نہ کرو۔ اس کا اطلاق صرف ان لوگوں پر ہی نہیں ہوتا جو اپنے آپ کو پاکباز کہتے ہیں بلکہ اس کا اطلاق ان لوگوں پر بھی ہوتا ہے جو دوسروں کے پاکباز ہونیکا اعلان کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس بات کو ناپسند فرماتا ہے کیونکہ صرف وہی یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ کون پاکباز اور کون گناہ گار ہے۔ انسان اپنے نفس کی گہرائیوں سے خود واقف نہیں تو کسی دوسرے انسان کی مخفی قوتوں کا اسے کسطرح علم ہو سکتا ہے۔ زیر نظر آیت میں ھو اعلم کے الفاظ میں اللہ تعالیٰ اس بات کو اور آگے لیجاتے ہوئے فرماتا ہے کہ میں تمہاری حالت، کوائف و قدرت سے جانتا ہوں جبکہ تم رحم مادر میں آنے سے پہلے جس شکل میں تم موجود تھے اور اللہ تعالیٰ کی نظر ان کمزوریوں اور خوبیوں پر بھی ہے جو تمہیں ورثہ میں ملی ہیں۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ کسی کے متعلق اچھی رائے قائم کرنا منع ہے بلکہ ہر شخص کے متعلق اچھی رائے کا اظہار کرنا تمہارا فرض ہے سوائے اس کے کہ تم اسکے برعکس پاؤ حتمی طور پر یہ فیصلہ دینا کہ فلاں شخص پاکباز یا متقی ہے، یہ صرف خدا کا کام ہے۔ مثلاً جماعت میں بعض اوقات جب کسی شخص کی پوزیشن مضبوط کرنا مقصود ہوتی ہے تو اس کے متعلق پراپیگنڈا شروع کر دیا جاتا ہے کہ وہ بہت متقی اور پاکباز ہے اور اس طرح فیصلہ دینا شروع کر دیا جاتا ہے گویا فیصلہ دینے والے نعوذ باللہ خدا ہیں اور اس شخص کے ظاہر و باطن پر ان کی پوری طرح نظر ہے اور وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ شخص دوسروں سے بہتر ہے اس لئے اس کو اونچا کر دو اور دوسروں کو نیچا دکھاؤ ایسی کے رنگ کی مذمت کی گئی ہے۔ زیادہ سے زیادہ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمیں امید ہے کہ فلاں شخص نیک اور متقی ہے۔ باقی دلوں کا حال اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے

س: جماعت احمدیہ میں وقف زندگی کا سلسلہ کب اور کیسے شروع ہوا؟

ج: فرمایا۔ تاریخ احمدیت میں اپنے آپ کو وقف کرنے والے سب سے پہلے شخص حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے غیر مشروط طور پر اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کی تھی 'فتح اسلام' جو حضرت مسیح موعود کی بہت ابتدائی تصانیف میں سے ہے، اس میں آپ نے حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب کا ذکر کر کے ان کا ایک خط درج کیا ہے۔ وہ خط پڑھکر وقف کی صحیح روح کا اندازہ ہوتا ہے۔ حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ نے ایک ایک چیز کا نام لے کر جو کسی انسان کے لئے عزیز ہو سکتی ہے۔ اسے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں پیش کر دیا اور جس طریقے سے آپ نے پیش کیا وہ اسقدر اثر انگیز تھا کہ حضرت مسیح موعود ان کی اس قربانی سے بہت متاثر نظر آتے ہیں اور اس وقت آپ نے حضرت مولوی صاحب کے متعلق جن جذبات کا اظہار فرمایا وہ اتنے گہرے ہیں کہ ان کو پڑھکر سب کچھ قربان کر دینے کو دل چاہتا ہے۔ پھر حضرت مصلح موعود کو حضرت مسیح موعود نے ان کی پیدائش سے بہت پہلے ہی یہ دعائیں کرتے ہوئے کہ اے اللہ! ان کا وجود صرف ایک نسل کے لئے ہی نہیں بلکہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی باعث برکت ہو۔ وقف کر دیا تھا۔ فرمایا کہ جہاں تک موجودہ نظام وقف کا تعلق ہے میرے خیال میں اسے حضرت مصلح موعود نے ۱۹۳۸ء میں تحریک جدید کے ساتھ شروع کیا تھا۔

س: آیت قرآنی لو انزلنا ھذا القرآن علی جبل .... کا مفہوم کیا ہے؟

ج: فرمایا کہ اگر یہ قرآن پہاڑ پر اتارا جاتا تو وہ ریزہ ریزہ ہو جاتا۔ اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے اس کی تشریح بھی فرما دی ہے۔ فرماتا ہے تلک الامثال نضربہا کہ یہ تو مثالیں ہیں جو ہم تمہیں سمجھانے کے لئے بیان کرتے ہیں۔ اور "تتفکرون" کہہ کر ہمیں صحیح معنے تلاش کرنے کا طریقہ بھی بتلا دیا کہ خوب غور کرو اور سوچو۔ قرآن کریم میں پہاڑ بعض اوقات بڑی قوموں کے لئے بھی استعمال ہوا ہے اور بعض اوقات بڑے لوگوں کے لئے آیا ہے کہ جن کی قوت پہاڑوں جیسی ہوتی ہے۔ اس آیت میں پہاڑ سے مراد ایک ایسا انسان ہے جس کو کسی کام کے کرنے کے لئے انتہائی برداشت کی ضرورت ہو اور وہ اس قوت کا استعمال بھی کر رہا ہو اور اس صلاحیت کو جو اللہ تعالیٰ نے اسکی فطرت میں ودیعت کی ہے اس کو بروئے کار لاتے ہوئے قرآن کریم میں بیان کردہ اوصاف کو معراج کی حد تک پہنچا کر ہر میدان میں بنی نوع انسان کے لئے مجسم خوبی بن کر نمونہ پیش کرنے والا ہو اور یہ کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سونپا گیا اور نمونہ بھی ایسا کامل کہ جسکی نظیر انسان قیامت تک پیش نہ کر سکے۔ قرآن کریم میں بیان کردہ تمام احکام کو ان کی اعلیٰ حد تک اختیار کرنا پہاڑوں کی کمر توڑ دینے والا کام تھا۔ لیکن آنحضرت نے ان کام کو بس احسن طریق سے سرانجام دیا اس پر اپنے تو الگ دشمن بھی حیران رہ گئے اور آفرین پکار اٹھے۔ یہ آنحضرت کا ہی حوصلہ تھا جسکی وجہ سے وہ منزل مقصود پر ۔۔۔ پہنچ گئے۔ اس کے لئے آپ کو جس قدر مشقت کا سامنا کرنا پڑا ہوگا اس کا اندازہ کرنا ہمارے لئے ناممکن ہے۔ عبادت کر کے پاؤں پر سوجن آ جاتی ۔۔۔ کہ خدا کے حضور دعائیں مانگتے رہتے حتیٰ کہ خود رب جلیل کو ان سے منع کرنا پڑا۔ اللہ تعالیٰ کی یہ آیت کہہ رہی ہے کہ اس تعلیم کو ۔۔۔ تکمیل تک پہنچانے کے لئے کس قدر کوشش اور قربانی کرنی پڑی۔

مجلس عرفان منعقدہ ۴ صلح (جنوری) بروز ہفتہ

س: تمام مسلمان جماعت احمدیہ کی ہی خاص طور پر مخالفت کیوں کرتے ہیں
(ایک غیر از جماعت دوست کا سوال)

ج: فرمایا۔ بانی جماعت احمدیہ کا سب سے اہم اور بنیادی دعویٰ نبوت کا ہے اب ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ ماضی میں ایسا دعویٰ کرنے والے لوگوں کے ساتھ اس وقت

کے لوگوں نے کیا سلوک کیا؟ کیا انہوں نے اس سلوک سے مختلف سلوک کیا جو اسی زمانے کے علماء نے جماعت احمدیہ کے بانی کے ساتھ کیا۔ حضرت آدم سے لیکر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء کرام کی زندگیوں پر نظر ڈالنے سے اس حقیقت کا انکشاف ہوتا ہے کہ وقت کے مذہبی راہنماؤں نے مدعیان نبوت کی کبھی تائید نہیں کی بلکہ ہمیشہ شدید مخالفت ہی کرتے رہے ہیں۔ حالانکہ خود ان کا یہ حال تھا کہ ایک گروہ دوسرے گروہ کا جانی دشمن تھا اور ایک دوسرے کو برداشت نہ کر سکتے تھے لیکن ندائے حق بلند کرنے والے کے مقابلے میں متحدہ محاذ بنا کر بیٹھے اور اس کے ماننے والوں کو نیست و نابود کرنے کی پوری کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ماضی کی اس روشنی کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم کس طرح یہ امید رکھ سکتے ہیں کہ امام مہدی کے ساتھ ان کے زمانے کے علماء نیک سلوک کرتے اور ان کی تائید کرتے ہوئے ان کو مان لیتے۔ امام مہدی کی مخالفت کیونکر نہ ہوتی جبکہ ان کے آقائے نامدار سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس قدر مخالفت ہوئی۔ لہذا اللہ تعالیٰ کی سنت اس بارہ میں کیسے بدل سکتی ہے۔ اس جواب کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ بھی سنت قدیمہ ہے کہ دنیا میں امام اس وقت آتا ہے جب اس زمانے کے مذہبی لیڈر گمراہ ہو چکے ہوتے ہیں۔ اگر وہ لیڈر ایماندار ہوتے اور دیانتداری سے دین کی خدمت کر رہے ہوتے تو نبی کی ضرورت پیش آتی جس وقت اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی قوم بالکل راستے سے ہٹ کر گمراہی اختیار کر لیتی ہے اور اسکی اصلاح کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی تو اس وقت وہ دنیا میں امام کو بھجواتا ہے۔ قوم کی تباہی سے پہلے ان کے راہنما لیڈر گمراہ ہو چکے ہوتے ہیں۔ اسی لئے قرآن کریم نے فرعون کو اس وقت کے عوام کو غلط راستے کی طرف لیجا کر تباہ کرنے کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ امام مہدی کے آنے کی وجوہات کیا ہیں؟ یہ ایک اہم نقطہ ہے جس کو یاد رکھنا ضروری ہے۔ اگر یہ علماء متقی اور دیانتدار ہوتے اور مسلمانوں کی راہنمائی صحیح لائنوں پر کرنے والے ہوتے تو اللہ تعالیٰ امام مہدی کو نہ بھیجتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق امام مہدی اس وقت آئینگے جب یہود کی طرح مسلمان بگڑ جائیں گے اور اس وقت علماء بدترین مخلوق ہوں گے۔ اب آنحضرت کے قول کی روشنی میں کیا ان تمام گمراہ لوگوں سے یہ توقع رکھی جا سکتی ہے کہ وہ کہیں کہ الحمدللہ امام مہدی تشریف لے آئے ہیں۔ ہم انہیں قبول کر کے ان کی مدد کرتے ہیں۔ آج کل کے مسلمان علماء وہ ہیں جو مسلمانوں کو مختلف فرقوں میں تقسیم کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ اگر وہ قرآن کریم کے الفاظ کو غلط معنی نہ پہناتے تو اسلام میں اتنی فرقہ بازی نہ ہوتی۔ اس کے برعکس ان لوگوں نے مسلمانوں کو اس طرح ایک دوسرے کا دشمن بنا دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنیوالے امام مہدی کے بغیر ان کا دوبارہ اکٹھا ہونا ناممکن ہے۔ جس وقت امام مہدی آئے اس وقت مسلمانوں کی یہ حالت تھی ایسے وقت میں علماء دین سے یہ توقع رکھنی کہ وہ امام مہدی کی تائید کریں گے عبث ہے۔ سنت الٰہی کے مطابق ان کا رویہ مخالفانہ ہی ہونا چاہیئے۔ یہ لوگ آپس میں بھی ایک دوسرے کے مخالف ہیں لیکن امام مہدی کے مقابلہ میں متحدہ محاذ قائم کر کے ان کی مخالفت شروع کر دی ہے اور یہی بات امام مہدی کی سچائی کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔

س: تمام مسلمان فرقوں میں سے صرف جماعت احمدیہ کو سچا قرار دینے کا کیا جواز ہے۔

ج: اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے واذا تنازعتم...... الخ کہ جب کبھی کسی بات میں شک پیدا ہو تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف راہنمائی کے لئے رجوع کرو یعنی اس مسئلہ کا حل یا تمہیں قرآن کریم میں ملے گا یا آنحضرت کے اقوال کی روشنی میں۔ کیونکہ حضور کے اقوال قرآن کریم کی تشریح پر مبنی ہیں۔ ان دو رستوں کے علاوہ تیسرا راستہ کوئی نہیں۔ اس خاص سوال کا جواب بھی حضور اکرم کی ایک حدیث میں مل جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ ایک وقت آئے گا جب میری امت ۷۳ فرقوں میں بٹ جائیگی جس طرح یہود ۷۲ فرقوں میں بٹ گئے تھے۔ پھر میری امت میں ایک جماعت پیدا ہو گی جس کا ۷۳ والا نمبر ہو گا جو ان سب کا اختلاف ختم کرنے کے لئے آئے گی۔ کلھم فی النار...... تمام کے تمام ۷۲ فرقے ناری ہوں گے سوائے ایک جماعت کے جو ۷۳ ویں ہو گی۔ پس آنحضرت نے خود ہی اس مسئلہ کا حل بتا دیا کہ جس وقت مسلمان بکھر جائیں گے تو اس وقت سچائی کی تلاش ان بکھرے ہوئے لوگوں میں نہ کرو بلکہ ایک جماعت کی تلاش کرو۔ وہی صحیح اور سچی ہو گی۔ جماعت احمدیہ کا دعویٰ ہے کہ آنحضرت کے قول کے مطابق صحیح جماعت ان کی جماعت ہے۔ اگر مسلمانوں میں تھوڑا بہت ایمان باقی رہ گیا ہوتا تو وہ آنحضرت کے قول کی روشنی میں جماعت احمدیہ کی چھان بین کر کے اسکو قبول کر لیتے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ بات وہاں تک ختم کرنے سے مسئلہ حل نہ ہو گا اس لئے آپ نے وہاں بیٹھے ہوئے ایک صحابی کے دل میں بات ڈال دی اور وہ فوراً پوچھ بیٹھے کہ یا رسول اللہ ہم اس جماعت کو کیسے پہچانیں گے جبکہ دعویدار اس سے زیادہ ہوں گے۔ اگر اسی قسم کا سوال کسی اور سے کیا جاتا تو وہ جواب نہ دے سکتا۔ بہت مشکل مسئلہ ہے۔ ۷۳ فرقے ہیں ان میں سے صرف ایک سچا ہے اور اس سچے کو ہی چنو اور اگر غلطی لگ گئی تو دوزخ میں چلے جاؤ لیکن آنحضرت نے ایسا خوبصورت جواب دیا جس کی مثال ملنی بہت مشکل ہے اور اتنا آسان حل بیان فرما دیا کہ جس جماعت کی حالت میری اور میرے صحابہ کی مانند ہو گی وہی سچی ہو گی۔ اگر حضور اکرم کی مراد عقائد سے ہوتی تو یہ مسئلہ اتنا آسان نہ ہوتا۔ کیونکہ ۷۳ فرقوں کے عقائد کی چھان بین کر کے یہ اندازہ کرنا کہ کس جماعت کے عقائد آنحضور سے مشابہ ہیں، ایک مشکل امر تھا۔ اسیلئے حضور اکرم کی مراد یہی ہے کہ جو سلوک ہمارے ساتھ ہو رہا ہے وہی ان کے ساتھ ہو گا۔ ان کی مخالفت بھی اسی طرح ہو گی۔ مخالفت کرنے والے غلط رستہ پر ہوں گے اور جن کی مخالفت ہو رہی ہو گی۔ وہ سچے ہوں گے۔ فرمایا کہ اب ذرا غور کریں کہ آنحضرت اور آپ کے صحابہ کے ساتھ مخالفین نے کیا سلوک کیا۔ ان سے مسلمان کہلانے کا حق چھین لیا گیا۔ حضرت عمرؓ کو مارا پیٹا گیا اور مجبور کیا گیا کہ وہ اپنے آپ کو صابی کہیں یہ نام ہم نے تمہارے لئے تجویز کیا ہے۔ کلمہ پڑھنے اور حج سے روکا گیا۔ مساجد بنانے اور اذانیں دینے غرضیکہ ہر قسم کے احکام قرآنی بجا لانے سے روکا گیا۔ کیا بعینہ وہی سلوک آج احمدیوں کے ساتھ نہیں ہو رہا۔ ایک ایک مسئلہ لیکر موازنہ کر کے دیکھ لیں۔ آج احمدیوں پر بھی اسی قسم کی پابندیاں لگائی جاری ہیں۔ محض کلمہ پڑھنے پر احمدیوں کو زد و کوب کیا گیا۔ مسلمان کہلوانے اور اذانیں دینے کے حق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ کیا ماضی میں کوئی مسلمان اس بات کا تصور بھی کر سکتا تھا کہ ایک اسلامی ملک میں خدا کی واحدانیت اور رسول کی نبوت کا اقرار کرنے کے جرم میں سزائیں دی جائیں گی۔ پس وہ لوگ جو آنحضرت کے مخالفین کا کردار ادا کر رہے ہیں کس طرح حق پر ہونے کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔ خواہ وہ کچھ بھی بن جائیں، آنحضرت کے مخالفین کے نقش قدم پر چل کر سچے نہیں ہو سکتے ہیں۔ ہاں سچے وہی ہیں جن کے ساتھ آنحضرت اور آپ کے صحابہ جیسا سلوک ہو رہا ہے اور ایسے حالات پیدا کرنے میں ان کا کوئی دخل نہیں بلکہ صرف اور صرف ان کے مخالفین ہی ایسے حالات پیدا کرنے کے ذمہ دار ہیں۔

درخواست ہائے دُعا

● مکرم عطاالٰہی خان صاحب ساکن فرینکفرٹ (مغربی جرمنی) حال نزیل قادیان رقم طراز ہیں کہ مکرم چوہدری حمید احمد صاحب لندن دل کے تیسرے بڑے آپریشن کے بعد ہسپتال سے اپنے گھر آگئے ہیں جسمانی طور پر بہت زیادہ کمزوری محسوس کرتے ہیں۔ موصوف کے آپریشن کی ہر جہت سے کامیابی اور کامل و عاجل شفایابی کے لئے۔ ● مکرم محمود احمد پرویز صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کالا بن لوہار کر اپنی پھوپھی مکرمہ مریم خانم صاحبہ کی میٹرک کے امتحان میں کامیابی کی خوشی میں ان کی طرف سے بطور شکرانہ اعانت بدر میں دس روپے بھجواتے ہوئے مکرمہ پھوپھی صاحبہ کی دینی و دنیوی ترقیات اور خود اپنی امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے ● محترمہ زینت النساء بیگم صاحبہ ہمت پورہ حیدرآباد اپنی اور اپنے بیٹے عزیز نعیم الدین سلمہٗ کی کامل و عاجل شفایابی نیز اپنی بچی عزیزہ امۃ البصیر سلمہا اللہ اور بیٹے عزیز مبارک احمد سلمہٗ کی امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے ● مکرم عبدالحفیظ صاحب خانی محلہ طاہر آباد بھدرواہ اپنے برادر اصغر عزیز فاروق احمد خانی سلمہٗ کی کامل صحت و شفایابی کے لئے ● مکرم مزمل احمد خان صاحب بوکارو (بہار) اپنے بچوں عزیزان منصور احمد، مسرت الماس اور رفعت احمد سلمہم کی امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

مجلس خدام الاحمدیہ سیرالیون کا سالانہ اجتماع (بقیہ صفحہ ۲)

یہ علم انعامی "مگبورکا زون" نے تیار کیا تھا۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ خیراً۔ تمام خدام نے اس مقابلہ میں حصہ لیتے ہوئے خدا کی راہ میں ایک ہزار ساٹھ لیونز ۱۰۶۰/- کی مالی قربانی پیش کی۔ فجزاہم اللہ۔

"احمدیہ طاہر رننگ ٹرافی" کا اجراء

نیز امسال خدام کے اندر نیا جوش اور ولولہ پیدا کرنے کے لئے "احمدیہ طاہر رننگ ٹرافی" کا اجراء عمل میں آیا۔ جو ہر سال فٹ بال میں جیتنے والی ٹیم کو دی جایا کرے گی۔ امسال یہ اعزاز فری ٹاؤن ریجن نے حاصل کیا۔ جبکہ بو اینڈ بو زون دوئم ٹھہرا۔

افتتاحی اجلاس

دوسرے سالانہ اجتماع کا افتتاحی اجلاس محترم خلیل احمد صاحب مبشر نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ سیرالیون کی صدارت میں مورخہ ۱۱ر اکتوبر صبح ۹ بجے منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم اور عہد دہرائے جانے کے بعد محترم موصوف نے اپنے افتتاحی خطاب میں خدام کو خلافت کے ساتھ اپنے رشتہ کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کرنے اور اس سے برکات حاصل کرتے رہنے کی تلقین فرمائی۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس قائمقام نیشنل قائد سیرالیون مسٹر ایم۔ پی بائیو کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار اور مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب عارف نے تلقین عمل کے موضوع پر تقاریر کیں۔ بعدہٗ مکرم مبارک احمد صاحب طاہر پرنسپل احمدیہ مسلم سیکنڈری اسکول مکینی نے مالی قربانی کی اہمیت اور برکات کے موضوع پر جامع اور مؤثر تقریر فرمائی۔

تیسرا اجلاس

دوسرے روز صبح سالانہ اجتماع کا تیسرا اجلاس مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب عارف کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں قائمقام نیشنل قائد نے خدام کی ذمہ داریوں پر تقریر کی اور زرین نصائح سے نوازا۔ بعدہٗ مبلغین کرام مکرم مولوی شمشاد احمد صاحب ناصر۔ مکرم مولوی لطیف احمد صاحب اور مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب نے خدام کے سوالات کے جوابات دیئے۔

چوتھا اور آخری اجلاس

اجتماع کا آخری اجلاس محترم نائب صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ سیرالیون کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد تقسیم انعامات کی کارروائی عمل میں آئی۔ جس کے بعد صدر مجلس نے اختتامی خطاب فرمایا۔ اور خدام کو زرین نصائح سے نوازا۔ دعا کے ساتھ یہ اجتماع بخیر و خوبی برخاست ہوا۔

نماز تہجد اور درس و تدریس

پروگرام کے مطابق خدام روزانہ علی الصبح نماز تہجد باجماعت ادا کرتے رہے۔

نماز فجر اور مغرب کے بعد قرآن، احادیث اور ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ کا درس دیا گیا۔ محترم امیر صاحب کے ارشاد پر خدام ایک روز نماز فجر کے بعد حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی مرحوم مبلغ سلسلہ کی قبر پر دعا کرنے کے لئے بھی تشریف لے گئے۔

علمی و ورزشی مقابلہ جات

خدام کی علمی جسمانی اور روحانی استعدادوں کو اُجاگر کرنے کے لئے مختلف علمی اور ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ جن میں خدام نے بڑے جوش و خروش اور ذوق و شوق کے ساتھ حصہ لیا۔ خصوصاً اذان اور تقاریر کے مقابلہ میں خدام کا معیار بہت بلند تھا۔ الحمد للہ۔ اس کے علاوہ تلاوت قرآن پاک۔ مطالعہ احادیث اور مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ کا بھی مقابلہ ہوا۔

اس دفعہ خدام کی علمی استعدادوں کو پرکھنے کے لئے ایک پرچہ معلومات رکھا گیا۔ جو کہ ہر خادم کے لئے لازمی تھا۔ پرچے کا معیار بہت بلند تھا۔ مگر خدام نے بڑے اچھے اسلوب سے اس کو حل کیا۔

ورزشی مقابلہ جات میں فٹ بال دوڑ۔ اونچی چھلانگ۔ لمبی چھلانگ اور تین ٹانگ دوڑ کے مقابلہ جات شامل ہیں۔

رہائش اور کھانے کا انتظام

امسال تمام خدام کی رہائش کا انتظام جامع مسجد ناصر سے ملحقہ کمروں میں کیا گیا تھا۔ تا خدام کو نماز تہجد اور نمازوں کی ادائیگی میں آسانی رہے۔ کھانے کا انتظام بھی بہت اعلیٰ تھا۔ مہمان نوازی کے تمام فرائض مجلس خدام الاحمدیہ بو نے بخوبی سر انجام دیئے۔ فجزاہم اللہ خیراً۔

خطبہ جمعہ

مکرم ... صاحب نے نماز جمعہ مسجد ناصر میں پڑھائی اور تمام ... نے آپ کی اقتداء میں ادا کی۔ محترم امیر صاحب نے خطبہ جمعہ میں دنیا بھر میں ہونے والی جماعت کی ترقی کا ذکر کر کے خدام کی توجہ ان کی اہم جماعتی ذمہ داریوں کی طرف مبذول کرائی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے بہتر نتائج مرتب کرے اور خدام کو ان کی ذمہ داریوں سے بہرہ ور ہونے کی توفیق دے۔ آمین اللھم آمین

Ahmadiyya Markazi Library
Acc. No. ......
Qadian 143516

ولادتیں

(۱) :- مکرم اقبال احمد صاحب کریم ساکن کلکتہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بتاریخ ۲۸ ۱/۸۶ بروز جمعہ مبارک بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت "ہبۃ الحمید" تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم مولوی فضل کریم صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم شہاب الدین صاحب کلکتہ کی نواسی ہے۔

(۲) :- مکرم محبوب عالم خان صاحب ابن مکرم حافظ عبد السلام خان صاحب کلکتہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان نے "فرید عالم" تجویز فرمایا ہے۔ مکرم محبوب عالم خان صاحب نے اس خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں پچاس روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ خیراً۔

(۳) :- مکرم مولوی برہان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ مقیم انڈمان کو اللہ تعالیٰ نے بتاریخ ۲۸ ۱/۸۶ پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت "بنت المہدی" تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم فضل الرحمٰن صاحب درویش مرحوم کی پوتی اور مکرم نذیر احمد صاحب ٹیلر درویش کی نواسی ہے۔

(۴) :- مکرم ظفر اللہ صاحب سعیدی یادگیر رقمطراز ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کی بیٹی عزیزہ بدر النساء سلمہا اہلیہ مکرم مظہر احمد صاحب ابن مکرم محمد صادق صاحب صدر جماعت احمدیہ چنچرلہ کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نیز مکرم مظہر احمد صاحب ابن مکرم محمد صادق صاحب صدر جماعت احمدیہ چنچرلہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے جو مکرم مرزا احمد اللہ بیگ صاحب حیدر آباد کا نواسہ ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے عزیز نومولود کا "نصوح اللہ" تجویز فرمایا ہے۔

(۵) :- مکرم مولوی عبد المومن صاحب راشد مبلغ سلسلہ یادگیر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے چار بیٹیوں کے بعد بتاریخ ۸ ۲/۸۶ پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جو مکرم علاؤ الدین صاحب مرحوم کا نواسہ اور مکرم عبد الجبار صاحب کوریل (کشمیر) کا پوتا ہے۔ بچے کا نام "عبد المومن راشد" تجویز کیا گیا ہے۔ مکرم مولوی عبد المومن صاحب نے اس خوشی میں بطور شکرانہ گیارہ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ خیراً۔

(۶) :- مورخہ ۲ ۲/۸۶ کو بفضل اللہ تعالیٰ مکرم سراج الدین صاحب پہریدار دفتر ... صاحب کے ہاں بچی تولد ہوئی ہے۔ جس کا نام "البشریٰ" تجویز کیا گیا ہے۔

قارئین سے نومولودین کے نیک صالح خادم دین ہونے اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

قسط سوئم (آخری)

نتیجہ سالانہ دینی امتحان لجنات اماء اللہ بھارت

لجنات اماء اللہ بھارت کا سالانہ دینی امتحان اگست ۱۹۸۵ء کے آخری اتوار کو لیا گیا تھا جس کا نتیجہ حسب ذیل ہے۔ چونکہ قادیان اور بیرون لجنات کا نصاب علیحدہ علیحدہ تھا اس لئے نتیجہ بھی علیحدہ علیحدہ نکالا گیا ہے۔ اور شہری اور دیہاتی لجنات کا بھی الگ الگ نتیجہ نکالا گیا ہے۔

نائب سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

لجنہ اماء اللہ جمشید پور

اسماء	نمبر حاصل کردہ
مکرمہ کنیز فاطمہ صاحبہ	۴۱/۱۰۰
" صوفیہ خاتون صاحبہ	۴۱
" اُم حبیبہ صاحبہ	۵۱
" یاسمین قادری صاحبہ	۴۷
" صبیحہ جاوید صاحبہ	۵۷
" امتہ العزیز فضل صاحبہ	۵۷

لجنہ اماء اللہ کٹک

مکرمہ سلمہ خدیجہ صاحبہ	۵۲
" امتہ القدوس رونق صاحبہ	۷۰
" امتہ الحفیظ صاحبہ	۵۸
" امتہ السلام ذکیہ صاحبہ	۳۶

لجنہ اماء اللہ بنگلور

مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ سوئم	۹۱
" فضیلت بیگم صاحبہ	۷۵
" شاہدہ نبیر صاحبہ	۸۵
" اقبال النساء صاحبہ	۸۰
" اقبال مسرت صاحبہ	۷۵

لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور

مکرمہ آفریدہ حمید صاحبہ	۷۲
" مہرجہاں قریشی صاحبہ	۷۸
" افروز جہاں قریشی صاحبہ	۷۳

لجنہ اماء اللہ بھاگلپور

مکرمہ شاہدہ خورشید صاحبہ	۶۷
" میمونہ ممتاز صاحبہ	۸۵

لجنہ اماء اللہ کانپور

مکرمہ شہناز بانو صاحبہ سوئم	۹۱
" ثروت جبیں صاحبہ سوئم	۹۱

لجنہ اماء اللہ کلکتہ

مکرمہ بشریٰ بشر صاحبہ اوّل	۹۸
" عابدہ بیگم صاحبہ دوئم	۹۴
" بشریٰ عندلیب صاحبہ سوئم	۹۴
" فریدہ انور صاحبہ	۵۴

لجنہ اماء اللہ یادگیر

اسماء	نمبر حاصل کردہ
مکرمہ رحمنہ بانو صاحبہ	۷۶/۱۰۰
" امتہ القدوس بیگم صاحبہ	۶۴
" امتہ الکبریٰ بیگم صاحبہ	۷۰
" مبارکہ بیگم صاحبہ	۶۵
" ہاجرہ بی بی تسنیم صاحبہ	۷۹
" فہیم النساء بیگم صاحبہ سوئم	۹۱
" ذکیہ بیگم صاحبہ سوئم	۹۱
" عطیہ بیگم صاحبہ	۷۲
" عطیہ بیگم صاحبہ ترلنتی	۷۳
" نصرت جہاں کوثر صدیقہ صاحبہ	۶۳
" عائشہ صدیقہ صاحبہ	۶۲
" ثمینہ منصور صاحبہ	۷۸

لجنہ اماء اللہ شیموگہ

مکرمہ فوزیہ مبینہ صاحبہ	۶۳
" طاہرہ بیگم صاحبہ	۴۲
" مقصودہ بیگم صاحبہ	۶۴
" بشریٰ صدیقہ صاحبہ	۵۳
" شمشاد بیگم صاحبہ	۳۳
" فیض النساء صاحبہ	۴۲
" عائشہ یاسمین صاحبہ	۵۹
" نجمہ بیگم صاحبہ	۵۷
" رضیہ بیگم صاحبہ	۵۴
" امتہ البصیر صاحبہ	۲۵
" مشتری بیگم صاحبہ	۶۱
" امتہ الرفیق صاحبہ	۶۰
" ملکہ بیگم صاحبہ	۶۰
" بی بی ہاجرہ حسینہ صاحبہ	۴۴
" سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ سوئم	۹۱
" امتہ السمیع صاحبہ سوئم	۹۱
" رفعت النساء صاحبہ	۳۳
" فضل النساء صاحبہ	۴۸
" نازنین شمیم صاحبہ	۵۹

دیہاتی لجنات

لجنہ اماء اللہ پیٹکال

مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ	۴۳

اسماء	نمبر حاصل کردہ
مکرمہ نیرہ بیگم صاحبہ	۵۴/۱۰۰
" انوار بیگم صاحبہ	۵۷
" ہاجرہ بیگم صاحبہ	۵۴
" منصورہ بیگم صاحبہ	۶۱
" عائشہ خاتون صاحبہ	۵۰
" کوثر بیگم صاحبہ	۵۰
" کبریٰ بیگم صاحبہ	۴۱

لجنہ اماء اللہ کرڈاپلی

مکرمہ صدیقہ بیگم صاحبہ	۵۶
" بشریٰ بیگم صاحبہ	۷۱
" آصفہ بیگم صاحبہ	۴۷
" صابرہ بیگم صاحبہ	۶۰
" نورجہاں بیگم صاحبہ	۶۱
" منصورہ بیگم صاحبہ	۵۸
" شمیمہ بیگم صاحبہ	۶۱
" رشیدہ بیگم صاحبہ	۶۴
" منصورہ بیگم صاحبہ	۶۱
" شکیلہ بیگم صاحبہ	۶۹
" عقیلہ بیگم صاحبہ سوئم	۷۶
" جہدہ بیگم صاحبہ	۵۷
" فطری بی بی صاحبہ	۶۳

لجنہ اماء اللہ سورب

مکرمہ طاہرہ تسنیم صاحبہ	۶۱

لجنہ اماء اللہ موگرال

مکرمہ صابرہ صدیقہ صاحبہ	۳۹
" ہاجرہ صدیقہ صاحبہ	۳۳
" سعیدہ اشرف صاحبہ	۵۳
" طاہرہ صدیقہ صاحبہ	۴۵

لجنہ اماء اللہ جڑچرلہ

مکرمہ ثروت پروین صاحبہ اوّل	۹۰
" قدسیہ بیگم صاحبہ دوئم	۸۱
" کوثر فاطمہ صاحبہ	۵۸

لجنہ اماء اللہ خانپور ملکی

مکرمہ تحسین فرزانہ صاحبہ سوئم	۷۶
" شاہدہ پروین صاحبہ	۶۰

اسماء	نمبر حاصل کردہ
مکرمہ عذرا پروین صاحبہ	۶۶
" شاہینہ پروین صاحبہ	۴۸
" شبینہ پروین صاحبہ	۶۳

لجنہ اماء اللہ موسیٰ بنی مائنز

مکرمہ ارمان بی بی صاحبہ	۶۳
" نعیمہ بیگم صاحبہ	۶۰
" اُمّ کلثوم صاحبہ	۵۳
" رضیہ بیگم صاحبہ	۶۳
" رحمت بی بی صاحبہ	۵۵
" قدسیہ بیگم صاحبہ	۶۱
" صراط بی بی صاحبہ	۵۰
" عائشہ بی بی صاحبہ	۵۱
" جمیلہ بیگم صاحبہ	۵۸
" طاہرہ بیگم صاحبہ	۶۰
" صورۃ النساء صاحبہ	۵۰
" عابدہ بیگم صاحبہ	۵۷
" گلشن بی بی صاحبہ	۵۸
" بشریٰ بیگم صاحبہ	۵۱
" روشن آرا بیگم صاحبہ	۵۰
" صدیقہ بی بی صاحبہ	۴۹
" ہاجرہ بیگم صاحبہ	۵۴
" زاہدہ بیگم صاحبہ	۶۶
" خدیجہ بی بی صاحبہ	۵۳

لجنہ اماء اللہ کیرنگ

مکرمہ امتہ الرحیم صاحبہ چہارم	۷۳
" نورجہاں بیگم صاحبہ	۶۶
" امتہ الرشید بیگم صاحبہ	۵۵
" رابعہ بشریٰ صاحبہ	۵۸
" مطاہرہ بیگم صاحبہ	۵۰
" امتہ العزیز صاحبہ	۶۰
" فائقہ بیگم صاحبہ	۳۸

لجنہ اماء اللہ بھدرک

مکرمہ مطہرہ خاتون صاحبہ سوئم	۷۶
" نصرت جہاں بیگم صاحبہ	۶۰
" امتہ الرشید نور صاحبہ چہارم	۷۳
" محمودہ سلطانہ صاحبہ	۶۳
" انوری بیگم صاحبہ	۳۹
" مشاہدہ خاتون صاحبہ	۶۶
" حسیبہ خاتون صاحبہ	۴۶
" رضیہ سلطانہ صاحبہ	۵۹
" شہناز بیگم صاحبہ	۵۳
" صالحہ خاتون صاحبہ	۴۴
" سائرہ پروین صاحبہ	۶۰
" خورشیدہ بیگم صاحبہ	۵۳
" مذکرہ خاتون صاحبہ سوئم	۷۴

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ بہشتی مقبرہ کے دفتر میں ایک ماہ کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۶۶۱: — میں محمد مظاہر حسین ولد مکرم نذر محمد صاحب قوم گاڑہ راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۷ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۳/۸۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد غیر منقولہ ایک ایکڑ قیمت تین ہزار روپے ہے۔

میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مجھے مبلغ ۳۷۵/- روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائیداد اپنی زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہوگا۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
بشیر احمد مہار	محمد مظاہر حسین	شاہد احمد قاضی

وصیت نمبر ۱۴۶۶۲: — میں امۃ الحی زوجہ مکرم محمد مظاہر حسین صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۳/۸۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد غیر منقولہ کچھ نہیں ہے میرا حق مہر بذمہ شوہر مبلغ ڈیڑھ ہزار روپے ہے۔ مجھے میرے شوہر مبلغ بیس روپے ماہوار جیب خرچ دیتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر کوئی جائیداد میں اپنی زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہوں گی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
بشیر احمد مہار	امۃ الحی	محمد مظاہر حسین

وصیت نمبر ۱۴۶۶۶: — میں بشریٰ بیگم زوجہ مکرم ابرار حسین صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن C.T ZAMURUDPUR ڈاکخانہ دہلی ضلع دہلی صوبہ دہلی۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۲/۸۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند مبلغ چار ہزار روپے۔

زیور طلائی ۱۲۰ گرام جس کی موجودہ قیمت ۔۔۔۔ ۲۱۶۰۰ روپے ہے۔

حق مہر کو ملا کر میری کل جائیداد ۲۵۶۰۰/- روپے کی بنتی ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں ہے۔ میں اپنی وصیت کے مطابق ۲۵۶۰/- روپے بالاقساط ادا کردوں گی۔

میری وفات پر اگر کوئی اور منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میرے ورثا کو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرنا ہوگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
ابرار حسین خاوند موصیہ	بشریٰ بیگم	بشیر احمد دہلوی

وصیت نمبر ۱۴۷۳۱: — میں زکیہ بیگم زوجہ مکرم بشیر الدین صاحب ننگلی قوم رائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۹/۸۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد کی تفصیل درج ذیل مع قیمت درج کر دی گئی ہے۔

کانٹے طلائی ۱/۲ تولہ موجودہ قیمت	۱۰۰۰ ——
حق مہر بذمہ خاوند	۲۵۰۰ ——
میزان	۳۵۰۰ ——

اس کے علاوہ مجھے میرے خاوند کی طرف سے بطور جیب خرچ مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی۔ نیز آئندہ اگر میں کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
بشیر الدین خاوند موصیہ	زکیہ بیگم	دین محمد ننگلی

وصیت نمبر ۱۴۷۳۲: — میں حلیمہ بیگم زوجہ مکرم رفیق احمد امینی صاحب قوم شیخ پیشہ امور خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ ستمبر ۱۹۸۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

زیور طلائی گلے کا ہار ۲ تولے۔ کانٹے ایک تولہ۔ کڑے ۲ تولہ۔ تین انگوٹھیاں ایک تولہ۔ گلے کا چین ۲ تولہ۔ نتھ و ٹکہ ایک تولہ۔ جھمکے ایک جوڑی سات گرام۔

کل وزن طلائی ۹ تولہ ۷ گرام قیمتی	۱۹۶۰۰ ——
زیور نقری ۲ سیٹ قیمتی	۷۰۰ ——
حق مہر بذمہ خاوند	۵۰۰۰ ——
میزان	۲۵۳۰۰ ——

اس کے علاوہ مجھے اس وقت مبلغ یکصد روپے ماہوار جیب خرچ اپنے خاوند کی طرف سے ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی اور اگر کوئی مزید جائیداد یا آمد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
شریف احمد امینی	حلیمہ بیگم	رفیق احمد امینی خاوند موصیہ

Ahmadiyya Markazi L... Acc No Qadian 143516

وصیت نمبر ۱۱۴۷۳۶ — میں قانتہ صدیقہ زوجہ مکرم منیر احمد صاحب مالاباری قوم گگے رئی پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۱۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱-۹-۸۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

زیور طلائی ہار طلائی ۲ تولہ۔ کڑے ۲ تولہ۔ کانٹے ۵ گرام۔ انگوٹھیاں ۵ گرام۔ رنگ ۲ گرام۔ ٹاپس ۲ گرام۔

کل چھ تولہ قیمتی	۱۲۰۰۰ —— ۰۰
گھڑی قیمتی	۸۰۰ —— ۰۰
پازیب نقری قیمتی	۱۵۰ —— ۰۰
حق مہر بذمہ خاوند	۱۵۰۰۰ —— ۰۰
میزان	۲۷۹۵۰ —— ۰۰

میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے میرے خاوند کی طرف سے مبلغ یکصد روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
رفیق احمد انپکٹر	قانتہ صدیقہ	منظور احمد سوز

وصیت نمبر ۱۱۴۷۴۴ — میں طاہرہ بیگم زوجہ مکرم محمد عبد اللہ صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱-۲-۸۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

حق مہر خاوند نے مجھے ادا کردیا ہے اور اس کے بدلہ میں زیور بنا لیا ہے۔ حسب ذیل زیور اب میرے پاس ہے۔

طلائی کانٹے ایک جوڑی وزنی ۳/۴ ۱ تولہ قیمتی ۳۵۰۰

اس کے علاوہ مجھے اپنے خاوند کی طرف سے ۵/ روپے ماہوار جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
محمد عبد اللہ خاوند موصیہ	طاہرہ بیگم	بشیر احمد حافظ آبادی

وصیت نمبر ۱۱۴۷۵۳ — میں منصورہ سلطانہ بنت مکرم محمد موسیٰ صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰-۷-۸۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے البتہ مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے ماہوار پانچ روپے بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی اگر کوئی جائیداد یا آمد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کا ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری وصیت ۲۰-۷-۸۵ سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
محمد لطیف	منصورہ سلطانہ	محمد موسیٰ والد موصیہ

قسط نمبر (۳) آخری

نتیجہ امتحان دینی نصاب جماعت ہائے احمدیہ بھارت

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے دینی نصاب کے امتحان میں کتاب "توضیح مرام" تصنیف لطیف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رکھی گئی تھی اس امتحان میں جن احباب اور مستورات نے کامیابی حاصل کی ان کے اسماء کی تیسری قسط حاصل کردہ نمبرات کی تفصیل کے ساتھ درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور ان کے علم و ایمان میں ترقی عطا فرمائے۔ آمین

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

جماعتِ احمدیہ حیدرآباد

اسماء	نمبر حاصل کردہ
مکرم خالد احمد صاحب ضمیر	۵۵/۱۰۰
" عبد النور صاحب	۴۵
مکرمہ صدیقہ آفتاب صاحبہ	۵۵
مکرم محمد رئیس الدین صاحب	۵۰
" رشید احمد صاحب	۵۵
" محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی	۶۰
" احمد عبد الستار صاحب	۵۵
" محمد عبد الرؤف صاحب	۵۲
" احمد عبد الرشید صاحب	۵۵
مکرمہ نسیم فاطمہ صاحبہ بنت سید محمد صاحب	۳۷
" رفیعہ پروین صاحبہ بنت سید جہانگیر صاحب	۴۵
" نزہت فاطمہ صاحبہ بنت سید عمر صاحب	۵۱
" یاسمین فاطمہ صاحبہ اہلیہ نذیر احمد صاحب	[illegible]
" زہرہ محمد صدیق	۵۲

اسماء	نمبر حاصل کردہ
مکرم یوسف حسین احمد صاحب	۵۶/۱۰۰

جماعتِ احمدیہ سانڈھن

مکرم شرافت احمد خان صاحب	۴۰
" اسرار احمد خان صاحب	۳۵
" ریاض احمد خان صاحب	۲۸
" ماسٹر ابراہیم احمد خان صاحب	۴۴
" بہادر خان صاحب	۴۰

جماعتِ احمدیہ یادگیر

مکرم محمود احمد صاحب گلبرگی سوم	۷۶
" ادریس احمد صاحب طاہر دیودرگی	۶۲
" قریشی محمد عبد اللہ صاحب تیماپوری	۵۹
عبد القادر صاحب جینہ	۵۶
" محمود احمد صاحب ترنم (فرسٹ)	۶۲

شکریہ احباب و درخواست دعا

۱۶-۱۲-۸۵ کو سیری نگر سے گھر آتے ہوئے بس کے حادثہ میں خاکسار کو جو تکلیف پہنچی تھی اب مولا کریم کے فضل وکرم، بزرگان اور احباب جماعت کی دعاؤں سے ٹھیک ہو رہا ہوں۔ الحمد للہ۔

خاکسار تمام بزرگان اور احباب جماعت کا ممنون ہے کہ انہوں نے خاکسار کو اپنی مشفقانہ دعاؤں سے نوازا۔ اس عاجز کے پاس بغرض عیادت تشریف لائے یا خطوط کے ذریعے سے ہمدردی کا اظہار کیا۔ مولا کریم سب کو اپنی جناب سے خاص برکات سے نوازے۔ خاکسار اب بھی دعاؤں کا محتاج ہے۔

خاکسار۔ عبد الحمید ٹاک یاری پورہ حال مریل قادیان۔

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ۔ کلکتہ۔ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903 } CALCUTTA - 700073.

"الخیر کلہ فی القرآن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE:- 279203.

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

تار کے کاروبار نمودار ہو گئے ۔ کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے

بی۔ ایم الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں:-

• الیکٹریکل انجینئرس • الیکٹریکل وائرنگ

• لائسنس کنٹریکٹس • موٹر وائنڈنگ

C-10 LAXMI GOBIND APART, J. P. ROAD, VERSOVA

FOUR BUNGLOWS, ANDHERI (WEST)

574108
629389 } ٹیلیفون نمبرز BOMBAY-58.

Ahmadiyya Markazi Library
Acc No ....
Qadian

"میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"

(فتح اسلام صفحہ تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ مل

نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدر آباد - ۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA-700039.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ:-

23-5222
23-1552 } ٹیلیفون نمبرز:-

آٹو ٹریڈرز

۱۶- مینگو لین۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار
برائے:- ایمبسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر HM

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS

16-MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت۔ اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے

AUTOWINGS,

آٹو ونگس

13-SATHOME HIGH ROAD.

MADRAS - 600004.

PHONE NO. { 76360
74350

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES.

17-A, RASOOL BUILDING

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA,

BOMBAY -8.

پرفیکٹ ٹریول ایڈز

PERFECT TRAVEL AIDS

SHED NO. C-16.

INDUSTRIAL ESTATE

MADIKERI-571201.

PHONE NO. { OFFICE 800
RESI. 283

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس، بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)۔ ہینڈ پرس، پرس اور پاسپورٹ کور اور بیلٹ، کے مینوفیکچررز، ہینڈ آرڈر سپلائرز

يَنصُرُكَ رِجَالٌ نُوحِي إِلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ

{تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے}

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ} کرشن احمد گوتم احمد اینڈ برادرس رسٹاکسٹ جیون ڈریسنر۔ مدینہ میدان روڈ بھدرک ۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:- 294

پندرھویں (۱۵) صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

SARA Traders

WHOLESALE DEALER IN HAWAI & PVC CHAPPALS
SHOE MARKET, NAYA POOL, HYDERABAD-500002
PHONE- 522860.

ارشادِ نبوی

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ ——— (بخاری)

ترجمہ: جو شخص رشتہ داروں سے بُرا سلوک کرتا ہے وہ جنت میں نہیں جائے گا۔

مُحتاجِ دُعا:- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

Ahmadiyya Markazi Library

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)	**گڈلک الیکٹرانکس** انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اُوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

——— (کشتی نوح)

MOOSA RAZA SAHEB & SONS

NO.6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM:- MOOSA RAZA } BANGALORE-2.
PHONE:- 605558. }

حیدر آباد میں — فون نمبر:- 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۴۸۷-۱-۱۶ سعید آباد۔ حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ص۲۱)

فون نمبر:- ۴۲۹۱۲ ——— ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز:- کرشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوس۔ ہارن ہوفس وغیرہ!

پتہ

نمبر ۲۴۰/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن۔ حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔"

(کشتی نوح)

NIR®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے